لقد انزلنا الیک آیات بینات وما یکفر بها الا الفاسقون

این عروس زیبا و خدیده رعنا مجموعه ایست که [illegible]

معجزات بینات حضرت نبی ذو الاحترام ملک العلام [illegible]





حسب درخواست چند دوستان سعید باهتمام ذره بیمقدار خاکسار
اضعف عباد الله الباری سید مرتضی قادری مالک و مهتمم جریده روزگار

در مطبع [illegible] بحلیهٔ انطباع محلی گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو آشنائے بحر ثنائے خدا ہوا | ہر شعر اوسکا رشک در بے بہا ہوا
بیت خدا قصیدے کی ہر فرد کیون نہ ہو | مصرع ہر اک ہی ذکر سے حق کے بھرا ہوا
روشن رقم قلم جو ہوا اوسکے نور سے | نقطہ ہر ایک سیاہی کا بدر الدجا ہوا
کی ہے جو مینے نعت ملا یہہ صلا مجھے | صل علی کہین تو کہین مرحبا ہوا
کب خضر کی تلاش ہو صحرائے حشر مین | وہ راہبر میرا جو وہان رہنما ہوا

کاہیدہ شکل کاہ ربا تن جو ہجر مین
علام جذبہ شوق اوسی کہربا ہوا

صحن اونکے باغ کا ہی چرخ اخضر دیکھنا | نسترن کی شکل ہے گلشن مین اختر دیکھنا
اوس لب و دندان سے رشک لعل و گوہر دیکھنا | اس کا ہر اک دانا اوس کی ہوت احمر دیکھنا
ظل کو پھر سایہ نہین ہی اسلئے سایہ نہ تہا | قامت حضرت ہی ظل رب اکبر دیکھنا
پرتو روے نبی سے گل بنا ہی سرخرو | بندۂ آزاد ہے نخل صنوبر دیکھنا

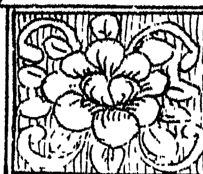
ماہ کیا ہی چرخ پر رخسار تابان کا ہی عکس / آفتاب حشر کیا ہی روئے انور دیکھنا

جب در دندان و لعل لب کی مین لکھون ثنا / میری طبع روشن و رنگین کا جوہر دیکھنا

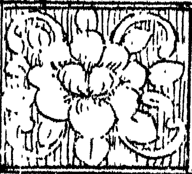
اسلئے عالم مین بو اوسکی ہی مطبوع مشام / خوشہ چین طرۂ مشکین ہے عنبر دیکھنا

ہی یہی سرگشتگان دشت الفت کا پتا / ہو اگر منظور حضرت ہی کے در پر دیکھنا

خرمن افلاک کو ہمرنگ خاکستر کیا / گلخن دل کا ہمارے تاب اخگر دیکھنا



پابوس اون کا ہون علام یہہ قسمت کہان / اونکے نعلین مقدس کے مقدر دیکھنا



ای فلک آج بلندی پہ ہے اختر میرا / مجہ پہ ہے عکس فگن مہر منور میرا

پردۂ چشم عقیدت ہی مرا صفحہ مشق / شاخ طوبی سے بنا خامۂ خوشتر میرا

روشنائی ہو سویدا تو لکہون نعت نبی / اور رگ جانسے رہے دوختہ مسطر میرا

جب بیان کرتا ہون مین مدح شہ عرش نشین / رکہہ ہی دیتے ہین ملک چرخ پہ منبر میرا

عرض کرنی ہے مجہے وصف لب لعل نبی / شعر رنگین کا تو لکہنا ہی ہے جوہر میرا

مجھکو فردوس مین جانیسے یہی ہی منظور / در اقدس کے رہے سامنے بستر میرا

ابر رحمت ہی شفیع اپنا مٹادے دم مین / کاتبین کرتے ہین جو سیہ کرتے ہین دفتر میرا

گمرہی کا نہین کچھ حشر کے میدانمین خیال / رہنما میرا نبی ہے وہی رہبر میرا

انبیا خوف الہی سے رہین جب مضطر / مامن آدم و عالم ہو پیمبر میرا

حرز جان کیون نہ کرون دفتر نعت سرور / جسکا ہر شعر شفاعت کو ہو محضر میرا

دیکھہ پاؤن جو نہین حشر کے دن ای علام
سر جھکیگا قدم شہ پہ سدا سر میرا

جون مشک ہی یہ عشق چھپایا نہین جاتا
جو ذکر ہے تیرا سو بھولایا نہین جاتا

دریاے محبت کا ترے جوش ہی دلمین
کبتک وہ دبا سے کہ سمایا نہین جاتا

پرشور ہی دل یاد مین روے نمکین کے
اب تاب جگر کا غم نہ بدے سے کمایا نہین جاتا

پابند ہوس دل ہوا جیون مرغ قفس مین
وان تک مرا نالا ہی خدایا نہین جاتا

دل جلکے بجھا شمع نبوت پہ ہمارا
جل بجھگئے پر اشک بہایا نہین جاتا

کسطرح جلے آتش دوزخ سے میرا جسم
مردہ کبھی مومن کا جلایا نہین جاتا

جنت مین نجاے کوئی جبتک تو نہ لیجاے
ہان نور سے آگے کبھی سایا نہین جاتا

خس پوش شگوفات سے علام ہو کیونکر
یہہ نور یقین دلمین چھپایا نہین جاتا

مین نعت کے لکھنے مین توقف نہین کرتا
سکھتا ہون غلو پہ مین تصلف نہین کرتا

کرتے ہین بیان فلسفہ ہر چند دلایل
سنتا ہون پہ دل حق سے تخلف نہین کرتا

مصحف مین خدا انکی ثنا کرتا ہے بیحد
مداح نہین وہ جو تکلف نہین کرتا

ہے صاحب ایمان وہی اور صاحب اسلام
تبعیت دین مین جو تصرف نہین کرتا

جبتک نہ رہے رخ کا تصور تری مجھکو
قرأت مین کبھو سورۂ یوسف نہین کرتا

پرہی درم داغ محبت سے مرا دل
گنجینۂ قارون پہ بھی مین تف نہین کرتا

علام وہ راسخ ہی محقق بہی وہی ہے
بے فلسفہ کے جو شوق تصوف نہین کرتا

دل انکون سے ہی عشق نبی کے چمن اپنا
طوطی کے روش پر ہوا شیرین دہن اپنا

جب ہی دل پر داغ طپان صورت طاؤس
کیونکر نہ گلستان جنان ہو وطن اپنا

لکہتا ہون جو مین وصف رخ و قامت سرور
کیونکر کلمہ بولین نہ سرو و سمن اپنا

بے دینون سے کی کج بحثی سے ہی جب بسر فریاد
کاغذ کا زبان نے ہی کہا پیرہن اپنا

گر معرکۂ بزم مین ابرو کی صفت ہو
شمشیر ہوا عدا کے لئے یہہ سخن اپنا

مدح دُر دندان جو سنین کان صدف کے
بکجائے خریدہ ابہی دُر عدن اپنا

اس گیسوی مشکین کا اگر ذکر کرین ہم
ہو جائے مسخر ابہی ملک ختن اپنا

علام مین مداح شہ عرش نشین ہون
ہی مسکن نو فکر کا چرخ کہن اپنا

چھپائے سے چھپے عشق شہ زمان کیا
رہیگا نافہ مین مشک ختن نہان کیا

براق کا رہا معراج مین فلک پامال
نشان دیکہو دکہاتی ہی کہکشان کیا

نہ دیکہی آتش بے دود روئے پاک اگر
مجوس بہول گئے خانۂ مغان کیا

ہوئی ہے تیز طبیعت بیان ابرو مین
نبی کے ذکر کو جانون نہ مین فسان کیا

اشارہ کی تہی فقط دیر ہو گیا مہ شق
مطیع عرش نشین تہا یہہ آسمان کیا

چمن توکل کا ہی سرسبز ابر رحمت سے
سموم جرم سے کیا خوف اور خزان کیا

نبی خدا کے ہین مدعو طفیلی امت ہے
پھر اوسکو چھوڑیگا علام میزبان کیسا

محمد نہوتے زمانہ نہوتا
کسی کا جہان مین فسانہ نہوتا
کہین انبیا کو نہوتا ٹھکانا
اگر آپکا آستانہ نہوتا
سدا طایر روح بے بال رہتا
جو در پہ ترے آشیانہ نہوتا
کہان پاتے حشمت سلیمان خدا سے
ترا لطف گر شامیانہ نہوتا
توسط کے درجے مین کب خیریت تھی
اگر قد اقدس میانہ نہوتا

مدینہ ہی تھا لامکان ہمکو علام
اگر خشت سے وہان جو خانہ نہوتا

نعت نبی کے کہنیکا کیا کم صلہ ملا
مداحِ رسول کا ہان مدعا ملا
مقصود من رآنی ہے رویت خدا کی ہے
جسکو نبی ملا اوسی رب العلا ملا
قرب نبی کا شوق رہا دلمین یہان جسے
ہمسایہ نبی اوسی روز جزا ملا
پہنچا مریض عشق نبی گر مدینے تک
روضہ نبی کا مل گیا دارالشفا ملا
ہات آگیا جو روضۂ اقدس کا کچھ غبار
اہل نظر کہینگے ہین توتیا ملا
آنسو کا قطرہ جسنے گرایا ہے عشق مین
بحر عطا سے اسکو در بے بہا ملا
پہونچا وہ شایق آپکا فوز عظیم کو
جب مل چکا مدینہ تو عرش علا ملا
مانع نہ جذب قلب کی کاہیدگی ہوئی
جب ذرہ مدینہ ملا کہربا ملا

پھرے عروج کے لئے وہ اک کمند ہے — دامان مصطفےٰ جو بدست دعا ملا

کر لو وسیلہ اپنا جو ذات حضور کو
علام جا تو مقصد دل بر ملا ملا

مہکے چمن تیرے بو سے ہین بستان ہزارہا — گلچین کے گل سے بھر گئے دامان ہزارہا

پیش نثار کے لئے ہین جان ہزارہا — زندہ تیرے نگہ سے ہین بیجان ہزارہا

منکر ہے حسن پاک کا بے بہرہ دین سے صاف — کرتے ہین جسکو صاحب ایمان ہزارہا

دہلیز تیری چھوڑ کے جاؤن نہ سوئے خلد — گر منتین کرے میرے رضوان ہزارہا

عالم تمام بھوکے ہین سوئے ملیح کے — خوان کرم پہ تیرے ہین مہمان ہزارہا

حاصل شفا درود سے ہوتی ہے اسگھڑی — ہوتے ہین تنگ کر کے جو درمان ہزارہا

جا کر کرونگا عرض نبی کے حضور مین
علام دل مین ہین میرے ارمان ہزارہا

لکھا جائے مسلسل شعر مین جب ذکر گیسو کا — بنے طوق و سلاسل ہار شیدا تار آنسو کا

بھلا کسطرح کم جانین ہم اوسکو تیغ بران سے — کرے کافر کو جب بیجان اشارہ انکے ابرو کا

تصور مین قد دلجو کے سیل اشک بہتی ہین — نظر مین پھر گیا عالم انکے سرو لب جو کا

سر سرور کو جب سرنامہ مصحف کہون بالجزم — نہ کیونکر مد بسم اللہ ہو انکے عکس ابرو کا

خطا ہی نسبت چشم نبی ہو ایک وحشی سے — کریگا ذکر ہمچشمی نہین نادم چشم آہو کا

نہین ہی صرف خامہ صرف تسوید بیان خط — زبان مداح ہی گویا ہمارے تن کے ہر مو کا

ہی اوس رشک مسیحا کا مسکن دار الشفا ہجر کو ‏ ‏ ہین خواہان شفا بیمار عشق

عجب کیا روئین گر ہجر نبی مین اہل دل علام
کرے نالان خزان مین بلبلونکو ذکر گلزار کا

آتش فرقت سے جلکر سینہ مجمر ہو گیا ‏ ‏ لخت لخت دل [illegible] ہو گیا

کیون نہو حیرت صفائے آئینہ رخ سے تیرے ‏ ‏ دل ہمارا صورت سیماب مضطر ہو گیا

آشنائے بحر عشق گوہر دندان نبی دل ‏ ‏ سلسلہ اشکونکا اپنے سلک گوہر ہو گیا

آپنے ڈالا لعاب اپنا جو آب شور مین ‏ ‏ چاہنے والونکو وہ اک آب کوثر ہو گیا

کیون نہ سنبل سنبلہ ہو مہر ہو سورج کا پھول ‏ ‏ سبزۂ صحن نبی جب چرخ اخضر ہو گیا

جب لکھا خامے نے وصف گیسوئے مو بمو ‏ ‏ شعر مطبوع جہان جیون مشک اذفر ہو گیا

نام ظلمت نام کو باقی سویدا مین نہین ‏ ‏ شمع حب مصطفے سے دل منور ہو گیا

کچھ خطر آسیب دنیا سے نہین علام کو
اسکو افسون شاہ کا نام مظہر ہو گیا

یہہ وہ شب ہی جسمین وہ بدر الدجی پیدا ہوا ‏ ‏ کیون نہ یہہ شب رشک روز ہو شمس الضحی پیدا ہوا

باعث ایجاد عالم رحمۃ للعالمین ‏ ‏ مہبط مصداق لولاک لما پیدا ہوا

قاب قوسین آپکے دو ابروے خمدار ہین ‏ ‏ عکس سے قوس قزح جسکے دلا پیدا ہوا

اسنے جو ظل کرم مین کیون نہ وہ بخشا ہو ‏ ‏ سایۂ دیوار مین اوسکے ہما پیدا ہوا

جب مریض عشق پیغمبر دل علام ہے

لے چلو یثرب مین وان دار الشفا پیدا ہوا

گر سر بھی چڑہتا ہین بسر دار ہمارا
ہم بوسے لینگے سرو ہی ہے سر دار ہمارا

ہین محشر کے تہی دست نہین ہم
یہہ دیدۂ گریان ہے گہر بار ہمارا

شافی ہے ہمین تیری عنایت کا نسخہ
کرتا نہین تو کسلئے تیمار ہمارا

الفت کا ترے داغ ہمین قوت دل ہے
واللہ یہی ہے شربت دینار ہمارا

ہمپر جو تمہاری نظر لطف و کرم ہو
ہر کام ہو آسان جو ہی دشوار ہمارا

گر روضۂ اقدس سے صبا آئیگی یان تک
ہو جائیگا یہہ دشت بھی گلزار ہمارا

پہنچین جو کبھی روضۂ اقدس کو تو سمجھین
ہے سایۂ دیوار ہی گلزار ہمارا

ناقص ہے مری جنس عمل حشر مین علام
پر شافع محشر ہے خریدار ہمارا

تیغ ابروی نبی سے جو ہو بسمل سیراب
آب کوثر سے نہ کیون اوسکا ہو دل سیراب

جو دل اوس خنجر مژگان کا ہوگا کشتہ
آب دیدار سے جنت مین ہو مشکل سیراب

دامن بحر کرم ہاتہہ مین لیکر امت
کیون نہ کوثر سے رہے صورت ساحل سیراب

ابر رحمت کے تمنا مین ہین آنسو جاری
تیرے شیدا کے نہ کیون ہوین سلاسل سیراب

خویش و بیگانے کو جب سیر کرے خوان تیرا
چشمۂ فیض سے کیونکر نہ ہو سائل سیراب

رشک یوسف کی اگر گرمی بازار سنے
اشک حسرت سے زلیخا کے ہو محمل سیراب

اوس گل رخ پہ عرق صورت شبنم ہی عیان

ہوگی علام نہ کیون چشم عنادل سیراب

ہی نعت لکھہ کے سبز قلم پر بہار دست
رنگ خوشی سے کیون نہ ہو اپنا نگار دست

اوس سرو بوستان رسالت کی لکھکے مدح
روشن ہوا ہی صورت برگ چنار دست

لکھکر صفائی آئینۂ روئے مصطفی
سیماب کی طرح سے ہوا بیقرار دست

دندان پاک کی جو ثنا نظم کر چکا
گوہر سے مدعا کے ہوا پر کنار دست

ہاتون کا وصف جبکہ سر دست ہو رقم
اس [illegible] پہ ہووے نہ کیونکر نثار دست

کیونکر قطار باندہے مضمون نہ ہو کہرا
پکڑا ہوا ہے خوب قلم کی مہار دست

جس ہاتہہ سے نہ ہووے رقم نعت مصطفے
رکہتا ہی اوس سے خوب کہین پشت خار دست

علام نعت گیسوے مشکین کے لکھکے اب
قبضے مین اپنے لایا ہی چین مع تتار دست

کیونکر نہ چشم ساقی مین رکہی خمار مکث
رکہتی ہی اوسکے یاد سے دلمین بہار مکث

منزل گزین جو سایۂ دیوار مین ہوا
ظل نبی مین اوسکا رہا سایہ دار مکث

روئے نبی ہے صبح شب قدر زلف ہی
یاد اونکی دلمین رکہتی ہی لیل و نہار مکث

خاطر مکدر اپکا کب عاصیون سے ہو
آنکھون مین دیر تک نہین رکہتا غبار مکث

مصروف یاد رخ کبھو گیسو نگہہ کبہو
اک جا رہیگا کب یہہ دل بیقرار مکث

دوری کی آگ مین [illegible] بنگیا سیاہ
رکہتا خطا سے چین مین مشک تتار مکث

ہوگی سفر سے جو منزل فراق کی [illegible]

علام کب بھلا ہے میان دیار مکث

جب اشتیاق طواف ہی زر دار روح
مرقد پہ کیون نہ نشہ کے ہو ہر دم نثار روح

ہو گی کبھی تو گل وہ نسیم وصال سے
ہاجر نبی مین رہتی ہے جو خار خار روح

آئینہ جمال منور کے یاد مین
سیماب کی طرح سے ہوی بیقرار روح

ہو کیون نہ مجھکو مرہم زنگار خط سبز
یاد نگہہ مین رہتی ہے ہر دم فگار روح

ہے جب سے دلکو زلف معنبر کا اونکے عشق
رکھتی ہے بر مین نافہ مشک تتار روح

علام نغمہ سنج ہے طوطی کے طرح سے
ہے جب سے دام زلف نبی مین شکار روح

رکھین نعت نبی مین کیون نہ ہم اپنا قلم راسخ
نبی کے ناصر دین نبی بدر مین رکھا علم راسخ

تمہارے حکم کے منقاد کیون کر ہون نہ اے عالم
ہین جب زیر نگین جن و ملک لوح و قلم راسخ

نبی کی کیون نہین تعظیم واجب ہو گی انسانکو
جھکا کر سر پرستش مین رہے اونکے صنم راسخ

یہہ وہ محبوب ہے عاشق ہے جسکا خالق عالم
خدا نے کی ہے خاک پاکی قرآن مین قسم راسخ

عقیدت کا رسوخ اپنے لیے کیونکر نہو ہووے
رہے پیوستہ صبر و شکر مین شاہ امم راسخ

جو کی کفار نے شق قمر کی اون سے استدعا
رہا اوس ماہ رو کے حکم پر بدر اتم راسخ

بشکل دائرہ ہین مرکز فرمان عالی پہ
عرب اور شام و روم و مصر اور ملک عجم راسخ

رہی جو حب والا کا سفر مین توشہ اے علام
عدم کی راہ چلنے مین رہی اوسکا قدم راسخ

خورشید درخشان ہی جو سیمای محمدؐ
ہو کیون نہ قیامت قد بالای محمدؐ

نعلین ہوی عرش کے افسر شب معراج
واقف نہین جبریل وہ ہی جای محمدؐ

انگشت اشارت ید قدرت کی ہی یعنی
سی پارہ ہین وہ دو رخ زیبای محمدؐ

اس ذات منور کی مین تنویر لکھون کیا
یک نور مجسم ہے سراپای محمدؐ

جلتا جو رہا رشک کی آتش مین ہمیشہ شاید
دیکھا ید بیضا نے کف پای محمدؐ

تاریک رہے گور گنہگارون کی کیونکر
روشن رہے جب شمع تولای محمدؐ

کیون نہ غیرت بستان ہو ہر کوچہ یثرب
ہے رشک جنان روضہ والای محمدؐ

کیون حور کے رخسار سے اسکو نہو نفرت
دیکھا جو کسی نے رخ زیبای محمدؐ

جان بیچکے رکھتے ہین بکف نقد طلب کو
کیونکر نہو ہمکو سر سودای محمدؐ

کرتا ہون مین احمد سے طلب رحمت خالق
خالق سے مین رکھتا ہون تمنای محمدؐ

علام محبون مین لکھو نام تم اپنا
عترت کا تولا ہے تولای محمدؐ

ہو کیون نہ شہد سے ترا آب دہن لذیذ
ہر بات ہی نبات تو ہر اک سخن لذیذ

شیرینی کلام نبی یاد آتی ہے
ہر زخم دلکا ہو گیا کام و دہن لذیذ

ہجر نبی مین جان کا کھونا نہین ہے تلخ
شیرین کا عشق سمجھے نہ کیون کوہکن لذیذ

علام لب پہ ذکر نبی ہو جو ہر زمان
ہو کیون نہ نطق طوطی شکر شکن لذیذ

راستان ہین تیری آگے پشت خم دو دو پہر
دست بستہ صرف تقبیل قدم دو دو پہر

مست چشم جان جان ہی چشم نم دو دو پہر
دیکھتی گویا ہے لطف جام جم دو دو پہر

پاک ہوتا گرد عصیان آب اشک چشم سے
اس لئے روتا ہون ای ابر کرم دو دو پہر

قبلۂ دل ہے نبی کا روضہ پاک اسلئے
روح شائق پھرتی ہے گرد حرم دو دو پہر

شیفتے جب دیکھہ پائین آپکو روز جزا
سر جھکائین کیون نہ بالائے قدم دو دو پہر

حشر مین گھبر اکے امت جب پکارے یا نبی
پہر تسکین آپکے بولینگے نعم دو دو پہر

عنبر افشان ہی شب میلاد ای علام ہان
ذکر گیسو اسلئے کرتے ہین ہم دو دو پہر

چشم وابستہ ہی اوس ابرو خمدار کے پاس
گردن مردم بیمار ہے تلوار کے پاس

جب کیا معجزہ عیسی کا نبی نے زندہ
ہوی مجبور قضا احمد مختار کے پاس

نرگس چشم سے حضرت کے ہو کیونکر تشبیہ
قرۃ العین ہے وہ حب اولو الابصار کے پاس

کیون نہ اوس رخ کے زرگل پہ رہی دل مائل
لوگ جاتے ہین بہت شوق سے زردار کے پاس

لیچلون حشر کے بازار مین دیوان نعت
جنس لیجاتے ہین تجار خریدار کے پاس

کب گوارا ہین ای گنج حمیت ہو بھلا
ملتجی بندہ تمھارا ہے اغیار کے پاس

دینگے امت کو تسلی وہ شفاعت کیلئے
جائیے پابوس ہو جبدم شہ ابرار کے پاس

دم مین مارا ہے سودا تیری کاکل کا مجھے
رشتۂ جان ہے یہہ گویا اب سوفار کے پاس

ذکر رفعت مین چلے کیون نہ قلم خوب میرا
روش کبک دری جا پہنچی ہے کہسار کے پاس

یون خط سبز وہ منظور ہی مجھکو علام
جس طرح مرہم زنگار دل افگار کے پاس

نور نبی نے دین کا روشن کیا چراغ
ہر ذرہ شمس شمع کا ہر گل ہوا چراغ

روشن نہ اوسکی قبر ہو کیون مثل نور ماہ
حب نبی کا سات جو لیکر گیا چراغ

روشن جس انجمن مین جمال نبی رہا ہے
منہ پر نقاب ڈالے ہی فانوس کا چراغ

توصیف شمع رخ جو لکھی مین ستے راتکو
فانوس دور حرف تو نقطہ ہوا چراغ

روشن جب اونکے نور کف پاسے ہو زمین
کیونکر بنے نہ ہر گل مردم گیا چراغ

علام کیون نہ ہو شب میلاد صبح عید
روشن جہان ہے رشک قمر بن گیا چراغ

ہر چمن کے بلبلون مین چہچہے اوس گل کے ہین
مونتیا سنبل ثنا خوان عارض و کاکل کے ہین

ساغر مے سے نہین کم آپکے چشم طہور
بے تامل عاشقون کے یہہ نشے اوس مل کے ہین

کیون نہ مشک چین کی شہرت ہو ختن سے روم تک
جب غنچے الان لہ خوار اوس تختۂ سنبل کے ہین

دل ہوا ہی کرۂ نار اونکے سوز عشق سے
پھر وہ مہ دیکھو سر آرے میرے شور و غل کے ہین

مست جام مے کوثر کا کیا اترے خمار
ذکر اللہ احد ہین جو صدا قل کے ہین

اوسکا کب ہمسنگ ہو کون و مکان مین دوسرا
اپنی میزان عقیدت مین یہہ مضمون تل کے ہین

مبدء عالم کہین علام اوسکو ہی بجا
کیا عجب وہ نقطہ پرکار جزو و کل کے ہین

حامی خدا کے آگے پیمبر کو رہا کہتے ہین
یک سر اٹھا کے عرصہ محشر کو رہا کہتے ہین

آئے نہ آئے کیا ہی قیامت کا ڈر ہمین
پیش نظر تو قامت سرور کو رہا کہتے ہین

وہ در تیرا کہ جسپہ ملک سر کو رہا کہتے ہین
افسر تو کیا اتار کے وہ سر کو رہا کہتے ہین

جسدم بیان نعت نبی چاہتا ہی دل
قدسی اٹھا کے عرش پہ منبر کو رہا کہتے ہین

جوہر یہی ہی اپنے عقیدت کا دیکھہ لو
آنکھین ہماری جیسی ہین گوہر کو رہا کہتے ہین

محشر مین آبرو رکھو ہین تشنہ کام ہم
مدت سے دلمین خواہش کوثر کو رہا کہتے ہین

علام تمکو جنت ماوا سے کیا غرض
ماوا تو اپنا روضہ اطہر کو رہا کہتے ہین

چمکا نبی کا دین مطہر کہان کہان
روشن ہے مثل مہر منور کہان کہان

ہر قدمین اور حشر مین اور پل صراط پر
کرتے مدد ہین شافع محشر کہان کہان

دنیامین اور عرصہ محشر مین کرتے ہین
سیراب ہمکو ساقی کوثر کہان کہان

سنبل مین گل مین نافہ مشک تتار مین
پہنچی ہے بوی زلف معنبر کہان کہان

دلمین جگر مین جان مین فراق نبی سے آہ
ڈوبا ہوا الم کا ہی نشتر کہان کہان

محروم کرکے روضہ سے دشت حجاز مین
پھرتا ہے لیکے ہمکو مقدر کہان کہان

دکھلاؤن کیا مین آئینہ حسن سے ترے
پارہ ہوا ہی یہہ دل مضطر کہان کہان

ہند و عرب مین جشن ولادت کے واسطے
آراستہ ہین محفل خوشتر کہان کہان

ارض و سما پہ نقش قدم کی تلاش مین
چکر لگائے میری آنکھین مین پیکر کہان کہان

منھہ پہ لبون پہ یاد مین عارض کے مو بمو ڈستے رہے ہین زلف کے اژدر کہان کہان

حب نبی کا دلمین بنا لیجو اپنے گھر
علام بھٹکتے رہتے ہو در در کہان کہان

عقیدت کے ترازو مین جو ہم دل تول لیتے ہین عوض مین نقد جان کی جنس رحمت مول لیتے ہین
ثنا لکھتے ہین جب ہم اس رخ رنگین حضرت کی تو اشک چشم سے ہم خون جگر کو گھول لیتے ہین
تجلی خاص ہے ذات خدا سے ذات حضرت کی بشر کوئی نبی کوئی کوئی کچھ بول لیتے ہین
ہمارا نفس امارہ گرہ لاوے اگر دلمین نبی کے ناخن رحمت سے وہ یون ہی کھول لیتے ہین

جب ہی علام لکھتے ہین صفت دندان انور کی
تو رشحات قلم سے موتیون کو رول لیتے ہین

کب مہر ہو سکے ترے رخ کے جواب مین چھپتا ہو جب قمر ترے آگے سحاب مین
بے آب ہے یہہ چشمہ مہر آپکا صحیح سیراب خاک ہوویگا تشنہ سراب مین
تشنہ ہون مین تو ساقی کوثر کے دید کا شمس و قمر ہین جس سے سدا آب و تاب مین
خوشبو عرق مین اس گل رخ کے جو ہے صبا وہ بو نہ مشک مین ہے نہ عطر و گلاب مین
آئے جو زلف و عارض پر نور کا خیال اٹھے ہزار لطف شب ماہتاب مین
پہنچے جو اپنا نامہ اعمال نعت سے باقی نہ کوئی حرف ہو فرد حساب مین
انکار جسنے محفل میلاد سے کیا کانٹو نکو اسنے بویا ہے راہ ثواب مین

علام نے لکھا لب شیرین کا کب ہے وصف

آلودہ گویا منہ کو کیا شہد ناب مین

مدت سے دلمین ہے مرے شوق سفر کہین
اے شوق ہوشیار نکر دے بدر کہین

کب روضۂ نبی کی طرف راہبر ہے بخت
شاید نہین ہے آہ مین میری اثر کہین

دل مین خلش ہے ہجر سے پا مین طلب نزار
دیتے ہین رنج خار کہین نیشتر کہین

جسدم طلوع شمس رسالت ہو عرش پر
چھپتا پھریگا مہر کہین اور قمر کہین

جب تک نہوگا تجھکو میسر حضور شاہ
علام ورد نام کا رکھ ہو اگر کہین

قلم بمدح بدیع زمان اوٹہاتے ہین
سبک ہین کاہ سے کوہ گران اوٹھاتے ہین

سپہر ٹیکا ہی امت کے بار عصیان سے
یہ بار وہ شہ گردون نشان اوٹھاتے ہین

بلند ہوتا ہی جسدم نبی کا دست نوال
تو مہر و ماہ ہی کچکول وہان اوٹھاتے ہین

جہان سکر یخ کے میراب جب وہ سرور ہین
تو لوگ کسلئے خوف خزان اوٹھاتے ہین

جو گرتے اشک گوہر ہین یاد سرور مین
تو انکو آنکھون سے کروبیان اوٹھاتے ہین

جو ذکر ہوتا ہے ہجر نبی کا اے علام
تو سنکے سب او سے شور فغان اوٹھاتے ہین

نعت گویون کو شفاعت کا ہی سامان ہاتھ مین
نقد تک ہی دامن قبول یزدان ہاتھ مین

کچھ نہین دشوار ہی سودا اسے بازار جزا
کلمہ گو ہین جو لیکر نقد ایمان ہاتھ مین

کیون نہ ہو گوہر فشان مصطفے کے ہجر مین
چشم تر کہتی ہے میری ابر نیسان ہاتھ مین

ہون غریق بحر غم عصیان سے اے ابر کرم
رکھتے ہین آنکھین میری سیلاب طوفان ہاتھ مین

سرور عالم کے قدم کا لب پہ میرے کب ہی ذکر
ہے لب جو پر دلا سرو خرامان ہاتھ مین

جان نثارون کو نہین ہی حرم اقدس مین دریغ
لا لینگے ای دل بچہا ورکے نئے جان ہاتہہ مین

کیون نہ مین جا کر بہارون روضۂ اقدس کی خاک
میری انکہین رکہتی ہین جاروب مژگان ہاتہہ مین

نعت مین اشعار وہ رنگین لکہے علام نے
رکہتے ہین گلچین برنگ گل یہہ دیوان ہاتہہ مین

اوس قد سرور سے کچہہ سرو چمن ملتا نہین
اوس صباحت سے کبہی رنگ سمن ملتا نہین

گل کہلے غنچے کا گلشن مین مقابل ہو جو تو
غنچۂ گل سے کبہی تیرا دہن ملتا نہین

قبلہ گاہ دل ہے تو وہ کعبہ اجسام ہے
جامۂ کعبہ سے تیرا پیرہن ملتا نہین

منزل مہر رسالت ہے یہہ منزل گاہ مہ
عرش اعلے سے کبہی چرخ کہن ملتا نہین

ماہ کنعان کو کنوین جہنکوائی تیری مہر نے
دہونڈتا ہے پر ترا چاہ ذقن ملتا نہین

آب دندان ابر نیسان کیون نہوا ی بحر فیض
تیرے دانتون سے کبہی در عدن ملتا نہین

یاد جب آتی ہے مجہکو اوس گل رخ کی بہار
مجہکو گلشن مین بجز خار محن ملتا نہین

وصف شیرین لب مین ہے علام وہ عذب البیان
کوئی ایسا طوطی شکر شکن ملتا نہین

کہو کون تصویر جان کہینچتے ہین
یہہ ہم شکل جان جہان کہینچتے ہین

مصور ازل کا ہے یاور ہمارا
جو تصویر شاہ زمان کہینچتے ہین

نہین لکہتے ہین وصف مژگان و ابرو
مگر نقش تیغ و سنان کہینچتے ہین

رہین اک حایل تعلق جہان کے
قلم نعت سے ہم کہان کہینچتے ہین

خجالت سے ہو پا بگل سرو علام
کہ ہم شکل سرو روان کہینچتے ہین

اگر بہشت مین پہنچے اس انجمن کی بو
نہ حور سونگھے گی پہر خلد کے چمن کی بو

کری ہے جہان کو معطر تیرے سخن کی بو
کہ مشک و گل سے سوا ہی تیرے دہن کی بو

جہان ہو ذکر گل روے سرور عالم
وہان کی بو کی مقابل ہو کس چمن کی بو

صبا جو نکہت شہ لیگئی اویس کے پاس
خوش آئی اسکو نہ پہر گلشن وطن کی بو

یہ تاب کیا کہ ہو ہمزلف کاکل مشکین
ہو رو برو سے ہرن نافۂ ختن کی بو

جو آئے سایۂ نخل کرم مین اے علام
وہ اس چمن مین نہ سونگھے گل محن کی بو

خوشی میلاد اقدس کی منائے جسکا جی چاہے
گلون سے نعت کے گہر کو بسائے جسکا جی چاہے

مجو مجلس میلاد اقدس عرش رتبت ہے
ادب کے سات اس محفل مین آئے جسکا جی چاہے

محبت سرور عالم کی ایمان کی نشانی ہے
اگر خواہش ہی ایمان کو بڑہائے جسکا جی چاہے

پریشانی تربائی ذکر گیسو اونکے شیدا کو
مسلسل قصۂ کاکل سنائے جسکا جی چاہے

ہی میرا دل تو اوس چاہ ذقن کی چاہ سے زندہ
خضر کے سات وہ ظلمات جائے جسکا جی چاہے

ہی جلتا سوز عشق مصطفے سے دل کباب آسا
بیان اوس چشم میگون کا سنائے جسکا جی چاہے

نبی کا آستان بخشش کو ای علام کافی ہے
تمنا کرکے اس جنت کو جائے جسکا جی چاہے

کرتی ہے امت آپکی عصیان سنئے سنئے
ہوتے ہین اوسپہ آپکے احسان سنئے سنئے

بحر کرم کے ہجر مین مضطر ہون مثل برق
آنکہین میری اوٹہاتے ہین طوفان سنئے سنئے

کشتہ ہون جبکہ تیغ محبت کے ای مرجان
ہون کیون نہ تیرے در پہ شہیدان سنئے سنئے

ہان باغ نعت شاہ کا گلچین ہوا ہون مین
دکہلائے رنگ جیب و گریبان سنئے سنئے

داغ جگر مرے ترے سوزِ فراق مین ۔۔۔ روشن ہین مثلِ شمعِ شبستان بنے ہوئے

فانی سرائے دہر ہے علام اسلئے
اسمین کہائی دیتے ہین مہمان نکلے ہوئے

اس شہ کا بھی رخ مہر درخشان میرے آگے ۔۔۔ ذرہ سے بھی کم ہی مہ تابان مرے آگے

دل بند ہے میرا خم ابروے نبی مین ۔۔۔ ای چرخ نہ لا تو کبھی چوگان مرے آگے

بشاش نہ کیون دل ہو نبی تیرِ نگہ سے ۔۔۔ ہر زخم ہے شکل لب خندان مرے آگے

دل زندہ ہے گو غرق ہوا ہین چاہ نبی مین ۔۔۔ ہی چاہ ذقن چشمۂ حیوان مرے آگے

دل ہجر مین اوس خلق نبی جون ہنق تڑپا ۔۔۔ ہین دیدۂ تر تکۂ نیسان مرے آگے

منظور نہین نرگس و گل سنبل و ریحان ۔۔۔ ہی روے نبی سیر گلستان مرے آگے

بازار مدینے مین ہو بیچانے کے لایق ۔۔۔ وہ جنس نہین یوسف کنعان مرے آگے

یہہ دیدۂ گریان جو رہے حشر مین ہمراہ ۔۔۔ کشتی مین چہپے نوح کا طوفان مرے آگے

مجنون ہوں مین اوس چشم غزالین نبی کا ۔۔۔ ہے قیس گر طفل دبستان مرے آگے

مژگان کے تصور نے کیا دلکو ہی مجروح ۔۔۔ رہتے ہین علم خنجر تیمان مرے آگے

جب اوس رخ سرور کا گرا عکس ہے دلپر ۔۔۔ آئینۂ چین ہوگیا حیران مرے آگے

کہینچے قلم رد جو نبی پاک ہو علام
رہتا ہے کہلا دفتر عصیان میرے آگے

لب پر ہے نام حضرت خیر الورا مجھے ۔۔۔ ورد زبان ہے اسلئے صل علی مجھے

توفیقِ نعت کی ہے خدا نے عطا مجھے ۔۔۔ ہر دم ہے شوق مدح شہ انبیا مجھے

اکسیر ہے غبار رہ مصطفی مجھے ۔۔۔ بات آئی خاک چہان کے یہہ کیمیا مجھے

گلشن کی کیا خوشی آئیگی اسدم صبا مجھے
ہے روضۂ حضور کی ولین ہوا مجھے

دیدار رخ سے کیون نہ ہو یہہ نور چشم دل
آنکھون کا سرمہ تیری ہے جب خاک پا مجھے

فرقت مین اوسکی یاد ہی مجھکو وبال جان
جس زلف عنبرین نے کیا مبتلا مجھے

ہون نظم مدح پاک گہر مین مدام غرق
اس بحر کا فلک نے کیا آشنا مجھے

کاہیدہ شکل کاہ ہون ہرچند ہجر مین
ہے جذب شوق وصل ترا کہربا مجھے

جنت بھی ہی مجھکو نہین اسمین کچھ قصور
جسدم ملا مدینہ ملا مدعا مجھے

علام مین نے ختم رسل کی جو نعت کی
کہنے لگے فلک سے ملک مرحبا مجھے

ہم نعت لب شہد سے ہین شیرین دہن ایسے
لب طوطیون کے ہوگئے نہ شکر شکن ایسے

ہین غرق عرق دانتون سے اوس آگ گہر کے
بے آب ہوئے جاتے ہین در عدن ایسے

اس قامت زیبا و رخ پاک کو دیکھو
گلشن مین کہان ہوتے ہین سرو و سمن ایسے

وہ فخر رسل غیرت اسلاف ہے بیشک
پہلے سے تھے اولو العزم نے کم چلن ایسے

نکلا نہین ڈوبا ہوا اس چاہ کا علام
دیکھے ہین کسینے بہی دہان و ذقن ایسے

خدا واصف سید المرسلین ہے
زبان میری لایق ثنا کے نہین ہے

فلک پر مری فکر کرسی نشین ہے
کہ ممدوح کی جا سے عرش برین ہے

کہا جسکو واعظ نے فردوس اعلیٰ
مقرر وہی روضۂ شاہ دین ہے

اگرچہ جھکایا فلک نے تو سر کو
پر اس در کے لایق ملک کی جبین ہے

نہ مشک ختن ہے وہ زلف معنبر
خطا ہے یہہ تشبیہ لایق نہین ہے

کرین کیون نہ ہمچشم چشمک زنی سب
کہون گر مین وہ چشم آہو سے چین ہے

مدینے کی رونق ہو کب لامکان مین
مثل ہے مکان کا شرف بالمکین ہے

مرے شعر کا سکہ جاری ہے ہر جا
ترا نام جیسے کہ نقش نگین ہے

اس ایوان دین کا قیام اسلئے ہے
کہ درگاہ حق کا تو رکن رکین ہے

نہین مجھکو علام کچھ خوف محشر
پیمبر مرا شافع المذنبین ہے

نعت کس گل کی ہوی تحریر اپنے ہات سے
پہول جہڑتے ہین دم تسطیر اپنے ہات سے

دست قدرت کو ہی ہوگا رشک اس سے دیکہنا
کہینچتا ہون مین تری تصویر اپنے ہات سے

وقت لکہنے کے جو آئی ابروے پرخم کا دہیان
تنکے نکلے ہے قلم شمشیر اپنے ہات سے

خنجر مژگان پہ تیرے دل تو قربان ہی ہیرا
ذبح کر کہتا ہوا تکبیر اپنے ہات سے

زعفران ہے خوشہ چین ہو کے سندان حضور
کسطرح چہوڑے اوسے کشمیر اپنے ہات سے

سینۂ بے کینہ ہے گنجینۂ اسرار حق
نور کے سینے بھر دیا ہے چیر اپنے ہات سے

کون ہمپایہ ہو حضرت کا قدم نے آپکے
جب بڑہا ہے عرش کی توقیر اپنے ہات سے

منکرون کے حق مین کیا علام فتوی لکہہ کے دی
وہ تو خود کر لیتے ہین تکفیر اپنے ہات سے

مدینہ مین دل کی رسائی ہوی
تصور سے یہان جبہ سائی ہوی

پہنسا دام حب نبی مین جو دل
وہین قید غم سے رہائی ہوی

مکدر الم سے جو دل ہو گیا
برخ شستہ کے ذہن سے صفائی ہوی

ہو گر خضر کی عمر بھی لطف کیا
جو اک دم نبی سے جدائی ہوی

نہین غنچہ ہم رنگ روے نبی — کھلا جب گل اوسکا ہنسائی ہوئی
کیا ہمنے جب ورد نام نبی — بلا ٹل گئی سر پہ آئی ہوئی
جو ہو حب خالص ریا کس لئے — نہین بات بہتر بنائی ہوئی
خیال اونکے گیسو کا جب آگیا — سویدا مین بھی روشنائی ہوئی
جو نام نبی لے تو ہو کامیاب — یہہ ہے خاصیت آزمائی ہوئی

نبی سے مدد لی جو عالم نے
وہین اسکی حاجت روائی ہوئی

ہمیشہ چشم دل روشن ہے تیری نور والا سے — نہ چھپکے آنکہ ہرگز طور سینا کے تجلا سے
کہین بہتر ہے کوی مصطفے جنت سے اے زاہد — نہین درکار کچہہ مجکو ترے فردوس اعلی سے
وہ ہے خط تشفیع روز محشر ای شکستہ دل — اوسے نسبت مین دون کیونکر بہلا خط شفیعا سے
قمر شق ہو گیا وہ مہ جو منزل سے نکل آیا — کئے انجم نچہاور چرخ نے عقد ثریا سے
وہ عالم سے اوتہا کر بات تیرا مین ہون دیوانہ — نہین ہے عشق مجہکو قصہ مجنون و لیلا سے

مین ہون مست مے حب رسول دوسرا عالم
مجھے کیا کام رکنا بادو گلگشت مصلا سے

خاک مدینہ کی یہ تاثیر ہے — صاف مس قلب کی اکسیر ہے
بوتہ الفت مین گلاتا ہون دل — بان بر آنے کی یہ تدبیر ہے
دل کے مرقع مین ہی نقش ولا — خانہ قدرت کی یہ تحریر ہے
دل ہے یہہ تابوت سکینہ نہین — اسمین محمد کی ہے تصویر ہے

شاہ کے پائین مین ملجائے جا

تیری ہی علام یہ تقدیر ہے

دل تڑپے کیون نہ ابروے سرور کے سامنے
بسمل تڑپتے دیکھے ہین خنجر کے سامنے

اس روے صاف کے لئے دل ہے طپان میرا
پارہ ہے آئینہ دل مضطر کے سامنے

عارض پہ شاہ کے ہے خط سبز یون نمود
جون خضر ہو نشستہ سکندر کے سامنے

کیونکر نہ کھائے رشک سے سنبل چمن مین ہر
کالا ہے منہہ تو زلف معنبر کے سامنے

مرسل چھپینگے شافع محشر کے روبرو
انجم کے طرح مہر منور کے سامنے

رنگین ہے شعر فکر سے ہے روشن پہ کیا مجال
جوہر عیان ہو معدن جوہر کے سامنے

یاد اس صنم کے زلف کی ہے ہر گشت مین
علام رام کب رہے ہر ہر کے سامنے

ہر شعر مدح میرا جو شیرین دہن مین ہے
کب لطف نطق طوطی شکر شکن مین ہے

وصف لب نبی نے جو شیرین بیان کیا
معنی بھی با مزہ ہے حلاوت سخن مین ہے

کیا نغمہ سنج وصف گل روی شاہ ہے
سینے مین دل نہین کوئی بلبل چمن مین ہے

سنبل کے ہی مشام مین نکہت جو زلف کی
عنبر مین ہے نہ عطر نہ مشک ختن مین ہے

گیسو کو رخ پہ دیکھکے یہ عندلیب دل
کہتا ہے پھولا طرۂ سنبل سمن مین ہے

ظلمات کہنا ریش مبارک کو کفر ہے
آب حیات گرچہ وہ چاہ ذقن مین ہے

موزون کبھی بنجانون نکرین کا سوال
نعت اونکی جون حدیث بطاقہ کفن مین ہے

علام ہان قصور نہین حفظ غیب مین
دل ہے سفر مین گرچہ یہ قالب وطن مین ہے

فکر سے مقصود نظم شاہد جاوید ہے
دیکھو ہر فرد قصیدہ سلک مروارید ہے

مدح گوے پاک گوہر گو تبحر ہو نہین — موج موج لفظ و معنی کی یہان تجدید ہے

شعر کو کردے مرصع جوہر طبع رسا — آفتاب اوج قدرت کی عجب تائید ہے

روشنائی دین کی اوسی خط کی سیاہی سے ہوئی — مصحف رخ پر نبی کے زلف کی تسوید ہے

کیون نہ ہوگا عرش مرکب چرخ ہمپاے رکاب — ماہ پاے ہین رخ انور جبین خورشید ہے

تیغ ابروے نبی کا آب ہے آب حیات — اسلئے ہر کشتہ اوسکا زندہ جاوید ہے

کیون نہ قربان ہو ذبیح اللہ کی جان اوس شاہ پہ — روئے روشن آپکا جب شکل صبح عید ہے

بنگیا شکل خزان نوروز کا رنگ بہار — جشن میلاد مقدس سے نجل جمشید ہے

بلبل شیدا دل علام اوس گلرخ کا ہے
باغ جنت کی دلا روز افزا امید ہے

جب قلم سے میرے وصف دندان نکلے — حرف و نقطون کے عوض گوہر رخشان نکلے

پھرے زلفون کے تصور مین پریشان ہی جو دل — کیون نہ دود دل سوزان ہی پریشان نکلے

ہو زقسمت سے رسائی ہو مدینے مین کبھی — تو مین جانون کہ مرے دلکے سب ارمان نکلے

آئی جب یاد چمن مین رخ و خط کی اونکے — ہر خیابان سے پھولے گل و ریحان نکلے

گلستان ازپی تسلیم جھکاتے ہین سر — جب کہین ذکر قد سرو خرامان نکلے

قلم عفو خدا کھینچے نہ کیونکر اسدم — امت شہ کا اگر دفتر عصیان نکلے

اوس جبین و رخ انور کے مقابل علام
مہ و خورشید جو نکلے ہی تو حیران نکلے

مدح ممدوح دو عالم سے بہرا ازفان ہے — دعوے مدح کہان حوصلۂ انسان ہے

کب مقابل رخ انور کے ہو آئینہ مہر — عکس سے اسکے فلک پر تو وہ خود حیران ہے

صدمہ ہی سر خدا کان ہی سکے جب ہون
وصف اون کانون کا لکھنے کو کہان امکان ہی

وصف کاکل کا جو دعویٰ ہو تو منہہ کالا ہو
سعی بیفائدہ کرنے مین و بال جان ہے

لب اطہر مین لیا لب ہین کلام اعجاز
رشک لب سے دم عیسیٰ ہی کہون بیجان ہے

سلک دندان نہی ہین در دریاے کرم
سین یاسین سے دندانہ کہون شایان ہی

ریش انور کو ہو ظلمات سے کیونکر نسبت
ذقن پاک گہر آبرو حیوان ہے

موشگافی سے نہو وصف سر موبھم سے
ذکر اوس ریش کا مانع ہم دریشان ہی

تات آجاے سر دست ہو زور بازو
تات کو دست رس مدح شہ ذیشان ہی

صدر دیوان قدم سینہ بے کینہ ہے
جبین انوار خدا مہر نمط تابان ہے

شکم پاک ہی انوار خدا کا مخزن
جس سے آئینہ سکندر کا سدا حیران ہی

شعرا بال کو دیتے ہین کمر سے نسبت
ایسی تشبیہ نہی سکے لئے کب شایان ہی

عقل سے دور ہی موہوم ہی مضمون کمر
جس پہ ہر تار نظر بستہ بان جان ہی

دوسرا کون ہی ہمپایہ شاہ دوسرا
جنکے اقدام معلی سے فلک نازان ہی

دیکھنے پاؤن اگر اوس قدم پاک کو مین
سر بچہا ور کرون قدمون پہ تو مین شایان ہی

ہو قدمبوسی حضرت تمہین علام نصیب
تمکو اسلام وہی اور وہی ایمان ہے

جب سر رنگ رخ مرور بنے اور توٹ جاے
کیون نہ شکل قمقمہ یہ سر بنے اور توٹ جاے

چشم تر ہی دل شکستون کی حبابی والا گہر
کیون نہ قطرہ اشک کا گوہر بنے اور توٹ جاے

کاغذ مسطر کشیدہ کیون نہ ہوگا جسم زار
جب خیال خط سے دل مضطر بنے اور توٹ جاے

جان تو یہ شیشۂ دل صدمۂ غم سے ہی چور
جبکہ دل کی آہ سے اخگر بنے اور توٹ جاے

اوس مکین لامکان کے جستجو سے کب ہون دور
عزم کا ہر چند دل مین گہر بنے اور توٹ جائے

ہر عرق کا قطرہ تیرے رخ پہ ای گردون جناب
کیا عجب ہی صورت اختر بنے اور توٹ جائے

خانہ بردوشی سوا جو پا کو تیرے گہر کہان
اشک سے دیوار جسدم تر بنے اور توٹ جائے

دیکہہ لے اکدم صفائی اونکے روی صاف کی
آئینہ خود قلب اسکندر بنے اور توٹ جائے

کیا تاسف ہی شکست دل کی ای علام اب
وصل کی تدبیر جب دلبر بنے اور توٹ جائے

آئی ہی بہار باغ جہان میلاد نبی کے دن آئے
جون گل ہی شگفتہ غنچہ جان میلاد نبی کے دن آئے

ہی تذکرہ ہر جا اوس گل کا اور ذکر بیان ہے کاکل کا
گلشن مین عنادل کا ہی بیان میلاد نبی کے دن آئے

ہی سرو خوشی سے سبز ہوا شمشاد خوشی سے ہی پہولا
قمری کا بہی ہی ورد زبان میلاد نبی کے دن آئے

نرگس نے بہی کی ہی چشم کو وا تا دیکہے تماشا گلشن کا
سوسن کی ثنا مین تر ہی زبان میلاد نبی کے دن آئے

گلزار جہان مین صبح و مسا بہتی ہے خوشی سے باد صبا
مضمون یہ کیا طوطی نے عیان میلاد نبی کے دن آئے

پہولون سے کوئی گہر بستا ہے بہر عود کسی جا جلتا ہی
ہو کیون نہ معطر روح و روان میلاد نبی کے دن آئے

گرتا ہی یہان خم سر کو فلک ہوتا ہی درود جن و ملک
یہ بزم خوشی ہے رشک جنان میلاد نبی کے دن آئے

ثابت ہی حضور شاہ ہدا ہوتا ہی جہان ذکر والا
ہو کیون نہ ورد وہ شاہ زمان میلاد نبی کے دن آئے

جس جا ہی بپا ہو یہ محفل ہوتی ہی خوشی کی وہ منزل
علام کرو تم جشن بیان میلاد نبی کے دن آئے

وصف لکہنا تا کمر تحریر آدہی رہگئی
ذکر جسم پاک مین تقریر آدہی رہگئی

عشق مین دل زار ہی بہ ہی یہ جان باقی ابہی
عیش جان بازان میری تقدیر آدہی رہگئی

جو تیل منکر ہوا دنیا مین وہ کافر ہوا
اوسکی پہر روز جزا تقدیر آدہی رہگئی

ناد رہ دل نے کیا تیار گرچہ شوق سے
پر بظاہر وصل کی تدبیر آدھی رہگئی

حج کیا کعبہ کا جسنے اور زیارت کی نہین
او سکے حج مین جان لو تقصیر آدھی رہگئی

شمع روی مصطفی کے یاد مین ہی سوز دل
جل بجھے پر اشک کی تقطیر آدھی رہگئی

کب ہوا کامل تھا دین حق ز آدم تا مسیح
مصطفی پر دین کی تعمیر آدھی رہگئی

ہجر مین جز خواب کے حاصل نہین علام وصل
آہ و نالے مین میرے تاثیر آدھی رہگئی

قطعہ تاریخ از طبع زاد حاجی عبد اللہ صاحب المتخلص سعید

در انجمن سخن فزودہ
آئین نظام نظم علام

سال خوبش سعید گفتم
اعجاز کلام نظم علام
۱۳۰۴

و لہ

معطر ہے دماغ اہل بینش
زہے فیض شمیم باغ علام

کہا اس رونق گلشن کا دل نے
سن زیبا نسیم باغ علام
۱۳۰۴

ایضا و لہ

صرف وجد و حال ہے بزم سخن
رنگ صبح و شام ہندی دیکھیئے

بلبلین ہا کہتے ہین مست فکر سال
نغمۂ علام ہندی دیکھیئے

و لہ

منقش اسمین ہے نام محمد
مگر دل ہے کتاب نظم علام

نہو پھر کسطرح سے نقش دل سال
نگین لاجواب نظم علام
۱۳۰۴

تمت

مولود النبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحن کاغذ ہے شکل نصف نہار
کیون نہ خامہ ہو کاشف اسرار

سیرا مطلع ہے مطلع انوار
نقطے ثابت ہین صورت سیار

بان سویدا سے روشنائی ہے
منعکس دل مین بس صفائی ہے

سرد مہری کو یون اڑاتا ہے
کفر کو بھون کر دکھاتا ہے

مہر یہ جب حمل مین آتا ہے
گرم بازار دین بناتا ہے

صبح بیدار شب کا غافل ہے
عالم نور عالم دل ہے

کنت کنزاً کے طرح سے مستور
کیا اوسنے جدا ایک آپ سے نور

تھا نہ جز نور حق کسیکا ظہور
جب خدا کو ظہور تھا منظور

پھر کیا یون خطاب اے امجد
تو ہے محمود و حامد و احمد

عرش آویزہ کرکے یک قندیل — حق نے رکھا پھر اوسمین نور جمیل
نور مصروف ذکر اور تہلیل — سالہا تھا اسیطرح بیقیل

احدیّت سے آکے وحدت مین
چاہا اپنا ظہور کثرت مین

نور احمد کی یک تجلی سے — سارے انوارِ انبیا نکلے
آگے اوس نور کے اونہین لاکے — حق نے دکھلایا مرتبے سارے

جب ہوا نور احمدی کا ظہور
ہوئے انوارِ انبیا مستور

کیا انوار انبیا نے سوال — متجلی ہے کسکا نورِ جلال
ہوگئے جس سے ہم سہا کے مثال — کسلئے چھپ گیا ہمارا کمال

ہمکو آگاہ کر حقیقت سے
اور اوس نور کی فضیلت سے

آئی آواز نورِ وحدت ہے — باعث ہر وجود و خلقت ہے
نور احمد ہے پاک طینت ہے — ہان یہی خاتم الرسالت ہے

تم جو ایمان اوس پہ لاؤ گے
رتبہ پیغمبری کا پاؤ گے

حق سے میثاق انبیا ہے یہی — رب نے قرآن مین لکھا ہے یہی

علمانے بیان کیا ہے یہی
قول اہل حدیث کا ہے یہی

پیروی اوسکی فرض ہے ہم پر
اور سب انبیاء عالم پر

حکم خالق یہ پھر شتاب ہوا
باد اور گل سے جمع آب ہوا

ہر ملک سنتے ہی مجاب ہوا
اوس سے آتش کا انتساب ہوا

جسم آدم بنا عناصر سے
روح لا پھونکے حکم قادر سے

نورِ احمد کو سر مین جائے ملی
نور خور کو قمر مین جائے ملی

آب گویا گہر مین جائے ملی
شمع انور کو گھر مین جائے ملی

جس سے روشن جبین آدم تھی
اوس سے پھر رونقِ دو عالم تھی

حکم صادر ملایکہ پہ ہوا
حکم خالق فرشتے لائے بجا

تا بجا لائین سجدہ آدم کا
پر نہ ابلیس نے کیا سجدا

سجدہ ظاہر جو سوئے آدم تھا
واقعی سوئے نور اکرم تھا

نور نے اوسکے ہو جبین سے جدا
پشت در پشت ہوکے نور چلا

شیث کے سر کو سرفراز کیا
اور تا عبدِ مطلب پہنچا

دان سے اوس نور نے بصورتِ ماہ
کیا روشن جبین عبداللہ

بس حسین سے تھے جناب عبداللہ
محوِ دیدار تھین زنان ہمراہ

تھا مگر فیض نور شاہنشاہ
اونکی ہر ایک دلمین رکھتی تھی چاہ

سب تو مائل تھین نیکخو کے طرف
دیکہتے تھے نہ وہ کسو کے طرف

دیکھتی تھی اوسے جو قوم یہود
خاتم الانبیا کا ہے یہ وجود

کہتی تھی نور ہے جو اوس سے نمود
تھا علامات سے یہہ اونکو شہود

اسلئے وہ عدو رہے بنکے
قاصد قتل نیکخو بنکے

قتل کا قصد اونھون نے ٹھان لیا
تاک کر تیر اور کمان لیا

اونکے آنے کی رہ کو جان لیا
خنجر و تیغ اور سنان لیا

غافل اوس بات سے تھے عبداللہ
راہ سے جا رہے تھے حق آگاہ

یکبیک اون پہ آگرے گمراہ
جسطرح سے رہے گہن مین ماہ

گھر گئے اونکے بیچ عبداللہ
حق کے جانب سے آئی اونکو پناہ

غیب سے یک سوار ہو ظاہر

پھر تائید ہو گیا حافظ

کافرون کو ہٹا دیا اوسنے
دور سبکو چلا دیا اوسنے

دشمنون کو بھگا دیا اوسنے
خوف جانکا مٹا دیا اوسنے

ہو جو حافظ خدا تو کیا ڈر ہے
جسپہ بیتی ہو اوسپہ اظہر ہے

یک وہب نام تھا عرب مین شریف
اور مشہور تھا حسب مین شریف

بسکہ تھا وہ بہت نسب مین شریف
چاہتا تھا کہ ہو جو سب مین شریف

کرے منسوب اوسکو دختر سے
آمنہ اپنی بنتِ خوشتر سے

تھا قبیلہ قریش کا مشہور
نسب اونکا تو کچھ نتھا مستور

ہاشمی اون مین جیسے چشم مین نور
اس تجویز سے ہوکے وہ مسرور

بولا دل میرا اوسکا طالب ہے
نسبت آمنہ مناسب ہے

اوسنے کہل کر خوشی سے گل کے مثال
تمکو عقد پسر کا ہے جو خیال

یون کیا عبد مطلب سے سوال
نیک دختر کا ہے تلاش کمال

تم قبیلے کو میرے جانتے ہو
اور شرافت کو میرے مانتے ہو

آمنہ نام ہے میری دختر — نیکخو نیک رو ہے نیک سیر
اوس سے منسوب ہو تمہارا پسر — تو ین جانون کہ ہے مناسب تر

فخر ہو مجھکو اوسکی نسبت سے
دل تمہارا ہو خوش مسرت سے

سنتے ہی عبد مطلب نے یہہ بات — کردی نسبت پسر کی اوس کے سات
ہوگیا جبکہ عقد نیک صفات — گیا نوشہ عروس کے گہر رات

تھا مبارک کا سب چمن مین غل
گل دلہن تھی تو دولہ تھا بلبل

ہوا ذیحج مین عقد نیک صفات — پر رجب مین وہ مصر عالی ذات
آیا برج حمل مین جمعہ کی رات — گیا مین اوس رات کے کہون برکات

شب برات اوس سے کامگار ہوی
لیلۃ القدر باوقار ہوی

حکم تھا کہولین در کو جنت کے — ہو وین نازل فرشتے رحمت کے
لخلخے لیتے جائین نکہت کے — چرچے ہو جائین اس بشاشت کے

آسمانون مین دین مبارکباد
سب ملک اپنے دلکو رکہین شاد

جلوہ نور نبی سے دکھلایا — رحم پاک مین مکان پایا

یعنے برج حمل مین مہر آیا | ملک اسلام جس نے چمکایا

آج کون و مکان ہے نورانی
شب مہتاب کو ہے حیرانی

صبح اوس شب کی تھی بزنگ بہار | ہوا شاداب دہر کا گلزار
حورین پھرتی تھین اپنا کرکے سنگار | پر تھے مغموم مشرک و کفّار

اور بتان سرنگون جہان کے ہوے
واژگون تخت سب شہان کے ہوے

پہلے شیطان فلک پہ جاتے تھے | سیر کرتے تھے اور پھر آتے تھے
غیب کا حال کہہ سناتے تھے | دام مین اپنے سبکو لاتے تھے

اب ہو ممنوع آسمانون سے
ہوگئے تنگ اپنے جانون سے

تھے بشاشت مین سارے وحش طیور | بلبلون کی تھی وان صفیر سرور
ہر چمن مین یہی رہا مذکور | کیا انوار حق نے آج ظہور

اور مواشی قریش کے اوس شب
بھی دیتے صدا تھے باہم سب

وہ شبستان دہر کا ہے چراغ | جو منور کرے دل اور دماغ
مہر رکھتا ہے جسکے مہر کا داغ | ماہ کو بھی نہین ہے جس سے فراغ

سید الانبیا ہے اوسکا نام
ملک و جن و انس کا ہے امام

ان دنون تھا عرب مین قحط عظیم
تشنگی سے تھے جاندار سقیم
بے غذا رہتے تھے علے النعیم
طالب آب تھے ز ربِ کریم

ان دنون ابر آب بار ہوے
کشت اور نخل بار دار ہوے

دیکھا خواب آمنہ نے پھر یک شب
ہے شکم مین ترے بلند نسب
آکے کہتا ہے اوس سے کوئی عرب
سید الانبیا ہے جسکا لقب

مرتبہ جسکا سب سے فایق ہے
افضل زمرۂ خلایق ہے

حمل کے دن جو پڑہتے جاتے تہے
مرحبا مرحبا سناتے تہے
قدسیان شاد شاد آتے تھے
اور عجوبے ملک دکہلاتے تھے

کہ ظہور نبی کے دن ہین قریب
اہل دنیا کو جس سے دین ہے نصیب

مرحبا حمل شاہ چرخ رکاب
دیکھا اک رات آمنہ نے یہہ خواب
پچھے مہنے کا جب ہوا یصواب
کوئی کہتا ہے از رہ آداب

ہوگا جیدم طلوع اوس مہ کا

رکھہ محمد تو نام اوس شہ کا

بی بی نے اسطرح بیان ہے کیا
کوئی اوس وقت میرے پاس نتھا

درد زہ جب سبب مجھے مشروع ہوا
دل میرا اسلئے تھا گھبرا تا

کعبے کو عبد مطلب تھے گئے
کوئی نزدیک تب مرے نرہے

آئی آواز پھر ہیبت سے مجھے
اک پرندے کو دیکھا تب مین نے

جسطرح کوئی سخت چیز گرے
پر کو ملنے لگا وہ ولپہ میرے

سہل کی درد زہ کی مشکل کو
کچھہ تسلی ہوی میرے دل کو

تشنگی مجھکو تھی بہت اوسدم
پیاس سے جبکہ ہو گئی بیدم

آبِ شیرین کی چاہ تھی پیہم
دم الٹنے لگا خدا کی قسم

آبِ شیرین کسی نے لا کے دیا
دودہ گویا شکر ملا کے دیا

اوس پیالے کو مین نے لیکے پیا
کچھہ ایک نور کا ظہور ہوا

ہوا سیراب اوس سے دل میرا
جوقِ نسوان نے مجھکو گھیر لیا

تھین وہ جو دخترانِ عبدِ مناف
سب سے تھے بالا بلند چہرے صاف

آمنہ نے کہا کہ سنئے ذرا
یان تو کوئی بشر کا نام نتھا

تمسے یہہ حال کس نے آکے کہا
بولے وہ ہم نہین جو تمنے کہا

کہا اک نے کہ آسیہ ہون مین
کہا مریم نے ثانیہ ہون مین

ہم اعانت کو تیرے آئے ہین
عمداً شکلین یون بنائے ہین

جوق حورونکی سات لائے ہین
معرفت والیان کہلائے ہین

غیر لوگون سے ہوتی ہے وحشت
نہین وحشت کی مقتضی حالت

مجھے آنے لگی تب اک آواز
فرش دیبا کا ہوچکا تہا ساز

کہ اترتے ہون جسطرح شہباز
ارض کے طرح عرض اور دراز

یہہ صدا تھی کہ بے لوتا تون نات
ہو جو پیدا وہ شاہِ نیک صفات

اور کئی مرد آئے بستہ کمر
تھی پرندون کی جوق خوش منظر

نقرئی آفتابہ سب لیکر
پرتھے یاقوتی و زمردی سر

میرے آغوش کو وہ ڈہانپتے تھے
خوف سو ادب سے کانپتے تھے

ہو گئی تب کشادہ میری نظر
جیسی روشن ہے چشم شمس و قمر

دیکھتی تھی مین دو جہان یکسر — تھے علم تین ایستادہ مگر

ایک مشرق مین ایک مغرب مین
سطح کعبہ کے ایک جانب مین

مومنو اوٹھکے اب قیام کرو — شاہ کا دل سے احترام کرو
کہو صلوات اور سلام کرو — ذکر نام شہ انام کرو

فرض حق نے کیا نبی پہ درود
جس سے ہے رحمتِ خدا کا ورود

دردزہ پھر اونہین شروع ہوا — مہر انوار کا طلوع ہوا
رب کے مطلوب کا وقوع ہوا — شہ تولد بصد خشوع ہوا

سر تھا سجدے مین اونگلیان تھین بلند
عاجزی مین ہو جیسے حاجت مند

افضل ہر دعا درود شریف — بخشتا ہے شفا درود شریف
ہر مرض کی دوا درود شریف — ورد رکھو سدا درود شریف

تم جو چاہو گے رب سے پڑھکے درود
ہونگے حاصل سبھی دلی مقصود

مطلع ثانی

ہان پھر آتا ہون بر سر مطلب — کھول دیتا ہون اب در مطلب

نظم کرتا ہون گوہرِ مطلب
فکرِ عالی ہے رہبرِ مطلب

شعر کیا ترجمہ حدیث کا ہے
فیض مجھکو مرے مغیث کا ہے

آیا پھر لکۂ سفیدِ سحاب
بنگیا گویا ماہِ نو کا حجاب
ہوا غائب جنابِ چرخ رکاب
حکم تھا لیتے جاؤ شہ کو شتاب

کہ مشارق سے لے مغارب تک
بحر مین موضع مناسب تک

کوئی محروم اسکو نہ رہے
دور گل سے برنگ بو نہ رہے
آج بے آب کوئی جو نہ رہے
منکرِ شاہ روبرو نہ رہے

محو شرک اوسکا جبکہ کام ہوا
ماحیِ کفر شہ کا نام ہوا

گزرا اس حال مین جو وقت ذرا
ہوا غائب وہ ابر کا ٹکڑا
پایا اوس شہ کو صوف مین لپٹا
سبز کپڑے کو دیکھا نیچے بچھا

جن و انسان تھے شاہ کے صدقے
یعنے انجم سے تھے ماہ کے صدقے

شاہ کے ہات مین تھے تین کلید
صاف رنگِ گہر سی تھین وہ پدید
تھے ... وہ الماس سے زیادہ سفید
ہوئے مالکِ جہان کے شاہِ سعید

ایک نسبکی کی ایک نصرت کی
تیسری مخزن نبوت کی

پھر وہین ابر دوسرا آیا — ماہ برج اشرف کو گھیر لیا
ابر سنے مہر پر حجاب کیا — کہنے والے نے اسطرح سے کہا

اسکو روئے زمین پہ لیکر جاؤ
سیر افلاک کی اسے کرواؤ

اسکو دکھلاؤ جن وانسان کو — اور سباع و پرند و حیوان کو
اور ملائک کو حور و غلمان کو — کل ذی روح و دیو شیطان کو

خلق آدم کا بخشیو اوسکو
مجمع رفق کیجیو اوسکو

معرفت شیث کی اوسے دیجیے — اور شجیع اوسکو نوح وش کیجیے
صاف خلت خلیل سے لیجیے — صفت خاص شاہ کی کیجیے

ہمزبان اسمعیل کا کردو
دل مین اسحاق کی رضا بھردو

اوسکو صالح کی خوش فصاحت دو — لوط کی حکمت و بلاغت دو
اور یعقوب کی بشارت دو — شکل یوسف اوسے ملاحت دو

اسکو شہرت دو لیکے موسے سے

صبر ایوب اسکو دو لاکے

طاعت یونس اوس مطاع کو دو
لحن داؤد ذی سماع کو دو
جھد یوشع کا اوس شجاع کو دو
زہد اوس مہر ارتفاع کو دو

دو اوسے حب دانیال کو لا
دے دو الیاس کا وقار منگا

زہد عیسے و عصمت یحیے
کھنے والا یہ جبکہ بول چکا
خلق پیغمبری مین دو غوطا
دوسرا ابروان سے دور ہوا

بی بی نے نور عین کو دیکھا
آب مین تر حریر مین لپٹا

کوئی کہتا تہا شاہ ہر دوسرا
اسکے قبضے سے کوئی بچہ نر ہا
دین و دنیا کا مالک آج بنا
آمنہ نے جو دیکھا سر کو اوٹھا

شہ مہ چاردہ نظر آیا
مشک سے اوسکا تن بسا پایا

پھر وہان تین شخص نے آکر
اور حریر سفید منگو اکر
طشت و ابریق نقروی لاکر
شاہ کو سات بار نہلاکر

پشت پر کرکے مہر مہ آسا
مہر وش کو حریر مین لپٹا

اور پرون مین اوسے کیا پنہان ... ویزنک اوسکو لے رہے یکسان
جس سے تھی آمنہ بہت حیران ... کرکے تعویض مادرِ ذیشان

پھر وہان سے چلے گئے وہ ملک
کرکے پرواز جلد سوئے فلک

اسطرح عبد مطلب نے کہا ... جب مین کعبے مین صرف طاعت تھا
تھی شب مولدِ شہ دوسرا ... کعبہ اوسوقت سر بسجدہ ہوا

خم تھا سمتِ مقامِ ابراہیم
اوس سے آواز آرہی تھی عظیم

جب میسر ہوگیا ہو ملول ... صرف ذکرِ خدا و ذکرِ رسول
ہوکے کہتا تھا مین ہوا مقبول ... پھر نہ رہون کبھی بتون کا شغول

اب ہوا پاک مین نجاست سے
شرک اور کفر کی غلاظت سے

آئی پھر غیب سے وہین یہ صدا ... ہے تو مقبول آج سے حاشا
قبلۂ خلق مین سے تجھکو کیا ... تیرا مسکن مبارک آج بنا

واژگون ہو ہبل گرا اوسدم
سب بتان تھے شکست سے باہم

سنکے چلاکے دی ہبل نے صدا ... کہ محمد ہوسے ہین اب پیدا

ابر رحمت کا اوس پہ آ اوترا
شاہ سردار دو جہان کا بنا

کیا عجب گھر یہ ہو اگر روشن
جس سے روشن ہے مہر چرخ کہن

آئے مختون شکم سے جب سرور
ناف بھی تھی کٹی ہوی یکسر

علما نے بیان یہہ کی ہے خبر
وقت ختنہ نہ ستر آئے نظر

شاہ گل ہے تو شرم خوشبو ہے
اوسکے گلشن کا خس لجالو ہے

کیا حسان نے بیان ایسا
شب میلاد شاہ کے فردا

یک یہودی جو حبر و کاہن تھا
اپنے ہم مذہبون سے کہنے لگا

احمد مجتبیٰ ہوا پیدا
اختر اسکا طلوع شب کو ہوا

ہے روایت کہ عایشہ نے کہا
ساکن مکہ یک یہودی تھا

مژدہ میلاد کا جب اوسنے دیا
آیا تحقیق کرنیکو اوسجا

آجکی شب قریش مین آیا
کوئی لڑکا بہی ہے ہوا پیدا

بعد دریافت پائی اوسنے خبر
حضرت عبد مطلب کے گھر

شب کو پیدا ہوا ہے ایک پسر
ہین نجل جسکے آگے شمس و قمر

اوس یہودی نے اونکے ہی ہمراہ
جا کے دیکھا جمال شاہنشاہ

دیکھتے ہی وہ ہوگیا بیہوش — ہوا خود رفتہ صورت مے نوش
پھر وہ کہنے لگا بجوش و خروش — پھر کسطرح سے یہ خس پوش

یہہ نبی ہوگا ساری امت کا
اور وسیلہ رہِ ہدایت کا

پھر بنی اسرئیل مین ہیہات — نہ رہیگی پیمبری کی بات
سب نبوت کے اونسے گم ہون صفات — اب ٹھہرتا نہین ہے پائے ثبات

خاتم الانبیا ہے یہہ لڑکا
سارے عالم کا یہہ نبی ہوگا

دیکھو اعجازِ شاہ کا شمہ — شب میلادِ سرورِ والا
قصرِ کسرا کے کنگرے چودہ — ٹوٹ کر گر پڑے بحکم خدا

جسکو کسریٰ نے بدشگون جانا
تخت بھی اپنا واژگون جانا

اور دریا جو تھا سماوی کا — خشک بنکر ہزار سال رہا
فیضِ میلاد سے رواں وہ ہوا — متواتر بیان یہ سب نے کیا

ابرِ رحمت سے کیا عجب ہے یہہ

واقعی اوسکا فیض سب سے یہہ

اور آتش کدہ جو فارس کا تھا   شعلہ زن گو ہزار سال رہا
اور کسی وقت وہ نہ سرد ہوا   یک بیک بجھہ کے زمہریر بنا

بجھی رحمت مآب سے آتش
منفعل تھے سحاب سے آتش

ایک موبد نے شب کو دیکھا خواب   آئے ہین اسپ و ناقۂ اعراب
پار دجلے سے ہوگئے ہین شتاب   اور اونہون نے کیا ہے فارس خراب

کیا کسریٰ سے خواب اوسنے بیان
کردیا حال سارا صاف عیان

پوچھی کسریٰ نے خواب کی تعبیر   بولا کہہ جلد کچھہ نکر تاخیر
تب کی موبد نے اوس سے یون تقریر   پیش تقدیر کیا چلے تدبیر

حادثہ آویگا عرب سے یہان
سلطنت کا مٹیگا نام ونشان

چاہا کسریٰ نے اک مدبر کو   حکم لکھا عرب کے آمر کو
یعنے نعمان ابن منذر کو   بھیج دانا کسی معبر کو

پوچھون اوس سے جو ہی مجھے منظور
جسکو سنکر ہو دل میرا مسرور

اوسنے عبد المسیح کو بھیجا
سوچکر اُس فصیح کو بھیجا

مُشرکون کے مسیح کو بھیجا
فی الحقیقت قبیح کو بھیجا

آگے کسریٰ کے جب وہ آپہنچا
کہا کسریٰ نے ماجرا سارا

تب وہ موبد یہ عرض کرنے لگا
پیچ کھا کھا کے غم سے مرنے لگا

درد دل سے وہ آہ بھرنے لگا
سرادب سے زمین پہ دہرنے لگا

میرا ماموہے جسکا نام سطیح
اسکی تعبیر وہ کہیگا صحیح

شام کے سرزمین مین رہتا ہے
غیب کا حال صاف کہتا ہے

ضعف پیری سے رنج سہتا ہی
کشف اسرار اوسکو رہتا ہے

نہین ممکن کہ اوسکو لے آؤن
حکم گر ہو تو مین ہی خود جاؤن

تھا سطیح اِک بہت بڑا کاہن
خبر غیب اوسکو دیتے تھے جن

اوسکا پچھے سو سے تھا زیادہ سن
حالتِ نزع مین تھا وہ جس دن

جا کے عبد المسیح وان پہنچا
حال جو کچھہ کہ تھا بیان کیا

سُن چکا جب سطیح نے یہہ تمام
کیا عبد المسیح سے یہہ کلام

میرا مسکن نہین ہے آج سے شام ہوگا دار القرار میرا مقام

ملک ساسانیان سے جاویگا
جو کہ موعود ہے وہ آویگا

کنگرون کے حساب سے اے یار شاہ و شہزادیون کا ہوگا شمار
فارس ہوگا عرب کے ہات سے خوار ہو خزان دیدہ انکی ساری بہار

جبکہ چودہ ہون فارس کے شاہان
ہو چکے ختم شاہی ساسان

قصر شہ کی شکست کی تفسیر اور موبد کی خواب کی تعبیر
ہے یہی اب جو مین نے کی تقریر بہیج کسری کو کر کے تو تحریر

جان بحق ہو گیا یہہ کہہ کے سطیح
رو کے نکلا وہان سے عبد مسیح

پہنچا وہ جبکہ پاس کسری کے حال کاہن کا کہدیا آ کے
سخت محزون کیا خبر لا کے حال کسرا تمام سن پا کے

بولا جب چودہ پشت ہی دولت
چاہئے اوسکو پہر بہی مہلت

اوسنے یون اپنے دلکو بہلا یا اور رہا محو سلطنت کسرا
پر نہی مصروف کار اوسکی قضا ہوا ظاہر جو کچہہ تہا حکم خدا

گذرین دس شش تین چار سال کے بیچ
کب تھا کسریٰ کے یہہ خیال کے بیچ

ابن خطاب جب امیر بنا
سعد نے فوج کا امیر جو تھا

فارس پر فوج کو روانہ کیا
بڑی کوشش سے ملک فارس لیا

جن فتوحات کی بشارت تھی
ان ہی ایام کی اشارت تھی

مطلع ثالث

ساقیا دے مجھے شراب طہور
ہی سخن پروری مجھے منظور

نشہ عشق سے بنا مخمور
شیر رحمت سے کردہن معمور

تاکہ دلکو میرے سرور رہے
اور زبان واصفِ حضور رہے

صفحۂ مشق جوئے شیر بنے
جس سے روشن مری ضمیر بنے

یا بیاضِ مہ منیر بنے
الغرض لوح بے نظیر بنے

شیر خوارون کے شکل مین ہون حروف
نقطے ہون خال شمس مثل کسوف

ہو جو منظور آج نقشِ مراد
کرکے ممزوج اوس مین مشک و زباد

لیجئے چشم حور عین سے سواد
آبِ حیوان سے حل ہو رنگ مداد

صفحہ روشن ہو روشنائی سے
صاف آئینہ ہو صفائی سے

رنگ جب سرخ ہو تو میگون ہو
گل رخ حور جسکا ممنون ہو

دل لالہ بھی جس سے پُر خون ہو
گل کا ہمرنگ میرا مضمون ہو

روبرو اسکے جب شفق ہووے
مارے غیرت کے رنگ فق ہووے

مجھکو وہ رنگ سبز ہے مطلوب
سبز رنگون کو بھی ہو وہ مرغوب

ہووے جو سبزہ زار خلد سے خوب
جسکے آگے فلک رہے معیوب

ہووے شاداب سبزہ زارِ سخن
بنے سرسبز جس سے دل کا چمن

زعفرانی ہے رنگ خوش منظر
خوش رہے جس سے ناظرون کی نظر

لا گل اشرفی کو اور جل کر
کہ تسرّ لناظرین اصفر

جسکا ہر نقش بے نظیر رہے
زعفران زارِ کاشمیر رہے

رنگ آمیز گلستان سے بہار
دیکھ نیرنگی سبزۂ گلزار

جس سے ہی بوستان کا نقش و نگار
کہا سو رنگ سے ہون اوس پہ نثار

کیون نہ فرمائینگے مجھکو وہ استاد

طفلِ مکتب ہین مانی و بہزاد

ذکر ہے نورس نبوت کا — رنگ نو بادۂ رسالت کا
کھینچتا ہون مین نقش قدرت کا — ذکر منظور ہے رضاعت کا

جس سے ہر غنچۂ چمن گل ہو
اور ہر گل بسانِ بلبل ہو

جو گل گلستانِ عالم ہے — نکہت بوستانِ عالم ہے
جس سے نام و نشانِ عالم ہے — وجہ امن و امانِ عالم ہے

اوسکا ہمسر کوئی جہان مین نہین
اوسکا ہمرنگ آسمان مین نہین

گل کی اوس رخ سے کسطرح ہو مثال — پیش اہل نظر ہے سخت محال
فرق اوس سے ہی اسکو دیکھو کمال — گل برنگ حنا ہے لو پا مال

ہی شگوفہ کہون جو غنچہ دہن
قد سے بالا ہو کیسے سرو چمن

کب ہو ہمسایہ سرو قامت کا — چہرہ خورشید ہے قیامت کا
حال مخفی نہین لطافت کا — سایہ ظاہر نہین ہی قامت کا

کیون نہ اوس شہ کو کہئے ظل اللہ
سایہ جسکا ہے روزِ حشر پناہ

ہوی القصہ رسم نام نہاد ‏ جس سے شیرین دہن ہوا دل شاد
دیتے باہم تھے سب مبارکباد ‏ ہوی کونین تہنیت بنیاد

جان و دل ہو گئے تھے ریختنی
صدقے ہوتے تھے سب فقیر و غنی

بی بی نے گود مین لیا شہ کو ‏ لائی برج شرف مین اوس مہ کو
کر دیا عرش ارض کی تہ کو ‏ کیون نہ وسعت ہو فلک کو تہ کو

دودھ شہ کو پلاتی تہی بی بی
اور گلے سے لگاتی تہی بی بی

وہ مہ چاردہ تھا جب بالا ‏ سات دن دودھ ما کا پینا تہا
تب ثویبہ نے یہہ شرف پایا ‏ شہ نے دودھ اوسکا چند روز پیا

کسکو بہرہ ہے اوس سعادت سے
تا مشرف رہے رضاعت سے

تنگ اگر وقوع قحط کے بعد ‏ آیا مکے مین جب قبیلۂ سعد
تھا نہ تہی زر سے جیسے نقطون سے وعد ‏ شور الجوع تہا بصورت رعد

ایک بی بی حلیمہ جسکا تھا نام
ساتھ تھی قافلے کے شیرین کام

اوسکا شوہر بھی ساتھ آیا تہا ‏ جسکے ہمراہ ایک جایا تہا

رہ مین رنج سفر اوٹھایا تھا ۔ یک شتر تک گدھی بھی لایا تہا

خشک تھا شیر بے غذائی سے
شیر ملتا نتھا گدائی سے

پہنچا کے مین قافلہ جدم ۔ رہین تلاش مین زنان پیہم
تا کرین چند شیر خوار بہم ۔ اپنے گھر لے چلین اُنھین خرم

یہی دستور تھا عرب کے بیچ
تھا رواج قدیم سب کے بیچ

عورتین شیر دار پہر پہر کے ۔ طفل ایک ایک لائین ہر گہر سے
پاک گوہر جو تھے یتیم ہوے ۔ نہ لیا انکو آ کسی یک نے

کس کو حاصل ہو دولت کونین
کب ہے پستون کو رفعت کونین

ازلی جو بلند بخت رہے ۔ اوسکے ہی نام تاج و تخت رہے
اوسکا دل کسطرح کرخت رہے ۔ صورت موم سنگ سخت رہے

طالع محبوب اوسکا رہبر ہے
دولت دوجہان میسر ہے

جب حلیمہ نپاسکی لڑکا ۔ اپنے شوہر سے اوسنے آ کے کہا
شہر بھر مین سوائے شاہ پا ۔ مجھکو اینتگ نہ کوئی طفل ملا

کیون یتیمی سے کیا ہی عار مجھے
ہے یہی دُرِّ شاہوار مجھے

کر رضامند اپنے شوہر کو — دیکھا جب جاکے پاک گوہر کو
صوف مین لپیٹا ماہِ انور کو — نیچے مفروش سبز بستر کو

نکہت مشک تن سے آتی ہے
دل مین اور جان مین بو سماتی ہے

تب حلیمہ نے دل کو خوش پایا — سینۂ شہ پہ ہات اپنا رکھا
چشم حق بین کو شاہ نے کھولا — پھر حلیمہ کو دیکھتے ہی ہنسا

چمکا اوسوقت نورِ دیدۂ شاہ
جس سے خیرہ ہوی فلک کی نگاہ

پھر حلیمہ نے شہ کو بر مین لیا — سرِ محبوبِ خلق سر مین لیا
الفتِ شاہ کو جگر مین لیا — ساتھہ اقبال کو سفر مین لیا

جب مشرف ہوی رضاعت سے
اوسکا دل بھر گیا ہدایت سے

شہ نے جب ایک سمت دودہ پیا — دوسرے سمت اسلئے پھیر دیا
کیا قناعت سے کام شہ نے لیا — کبھی یک لخت اوسپہ رخ نکیا

یہی دستور تھا قناعت کا

تھا خصیصہ شہ رسالت کا

تب حلیمہ ہو راکب محمل
لے چلی شہ کو جانب منزل

کر کے اوسپر نثار جان و دل
بولی ہے یہہ تو رونق محفل

اوسکے شوہر نے شاہ کو دیکھا
عید سمجھا جو ماہ کو دیکھا

جبکہ وہ اونٹنی کے پاس آیا
کاس کو شیر سے بھرا پایا

دودہ کو جلد جلد دوہ لیا
جس سے ہر ظرف پہ ہوا اوسکا

شیر شیرین بنا بسان شکر
سیر سب ہمرہان سے بیکر

اسکے شوہر نے تب یہ اس سے کہا
یمن اقدام شاہ کو دیکھا

ہمپہ ہے رحمت خدا کیا کیا
دودہ سب نے ہی سیر ہو کے پیا

رہے چندے وہین فراغت سے
شیر سے سیر ہو کے راحت سے

یون حلیمہ نے ایک شب دیکھا
نور آگر محیط شاہ ہوا

اور سرہانے ہے ایک شخص کھڑا
سبز پوشاک شکل خضر بنا

اپنے شوہر کو وہ جگا بولی
دیکھہ یہ کون آ کھڑا ہے ابھی

تب حلیمہ سے بول اٹھا شوہر
جب یہہ پیدا ہوا قریش کے گھر

منہہ کو کر بند ذکر اوسکا کر
سب یہودی بنے عدو یکسر

خواب و خور اونکو ناگوار ہوا
غم سے دل اونکا بیقرار ہوا

پھر روانہ ہوے وطن کے طرف
جون بہار آتی ہے چمن کے طرف

جسطرح روح آئے تن کے طرف
جیسے مایل ہو دل سخن کے طرف

راہ مین جسقدر تھے اونکا حمار
کر چکا بس سبک سب اونکا بار

قافلہ چلکے جب وطن پہنچا
سب مواشی تھے اونکے بیچارا

جیون کف دست خشک تھا رمنا
قحط سے ہوگیا تھا یہہ نقشا

سیر بکرے تھے سب حلیمہ کے
اوسکا باعث کوئی سمجھہ نہ سکے

دو برس گذرے یون فراغت سے
کیا عجب خاتم الرسالت سے

رہے محفوظ خوف و آفت سے
کام بخشی کرین عنایت سے

عرصہ دو سال کا تو تھا گذرا
شاہ کا نشو چار سال کا تھا

شاہ جسدم کلام کرنے لگا
پہلے اللہ اکبر اوسنے کہا

ذکر خالق مین اپنا منہہ کہولا | یاد پہر شانِ کبریا کو کیا

کیا تحمید حق کی جب تصحیح
ہوا مصروفِ ذکر اور تسبیح

اس بیان سے حلیمہ ہے دمساز | طفلگی مین بھی شاہ سرافراز
پارچہ مین کیا نہ بول و براز | بہرِ حاجت تھا وقت کا انداز

کبھی بے ستر شہ نہوتے تھے
کبھو ہوتے تو خوب روتے تھے

چلی آتی تھی دوڑ کر مین وہان | ڈھانپ دیتی تھی پارچہ اوس آن
کبھو تاخیر ہو گئی جو یہان | غیب سے ستر ڈھنپ گیا یکسان

بالیقین کاشف الغیوب ہے حق
سچ یہہ ہے ساتر العیوب ہے حق

جبکہ چلنے لگا وہ چرخ رکاب | بحرِ وحدت پہ جسطرح سے حباب
ذات ہے جسکی شامخ الالقاب | کیا ادا اوسکے ہو سکین آداب

بازی اطفال کی نتھی مرغوب
ہمسنون کو بتاتے تھے معیوب

یہی فرماتے تھے شہ دوسرا | سوچو سب بات کو کہ ہم بخدا
ہے کھیلنے کو نہین ہوے پیدا | ہمسنو کھیلنا نہین ہے بھلا

کھیل مین وقت کو نہین کھونا
حق سے غافل کبھی نہین ہونا

ذات عالی مین تھی نہ بدخوئی
کیا کرون مین بیان خوشگوئی

کرتے تھے ہر بشر کی دلجوئی
طفل ایسا ہوا نہ ہو کوئی

کام کرتے تھے کوئی جسدم شاہ
کہتے تھے شاد شاد بسم اللہ

دور کرتی نہ تھی اوسے اکثر
نام شیما جو میری تھی دختر

تھی فدا جان و دل سے مین اوپر
کرتی تھی وہ رفاقت سرور

ایک دن دور لیگئی شہ کو
کیا پنہان نظر سے اوس مہ کو

نکلی تلاش مین جو مین گھر سے
ایسی الفت تھی مجھکو دلبر سے

لو لگائی تھی رب اکبر سے
اشک بہتے تھے دیدۂ تر سے

نظر آیا جو مجھکو نور نظر
رکھا آنکھون پہ صدقے ہو ہو کر

پوچھا شیما سے مین نے ای دختر
اوسکو مین جانتی ہون نور نظر

دہوپ مین اوسکو لیگئی کیونکر
گیا جانے سے اوسکے نور بصر

بولی جس جا قدم یہ دہرتے تھے

ابر آ آ کے سایہ کرتے تھے

بولے شہ ایکدن کہ اے مادر
تو کبھی ہا بھیجتی نہین کیونکر

میرے بھایون کے مجھکو ہمرہ کر
تا چراگاہ جاؤن مل جل کر

سنکے بولی حلیمہ مین قربان
صدقے تجھپر کرون مین اپنی جان

پھر حلیمہ نے اوس شہ گل کو
ہر گل بنا کے سنبل کو

کر کے کنگھی سے صاف کاکل کو
اوسکا مفتون کیا جزو کل کو

جب لگا نور چشم کو سرمہ
ہوا ہا چشم نرگس شہلا

کر کے ملبوس خوب زیب بدن
قد و رخ تیرے دیکھ سرو و سمن

صدقے ہو کر کہا کہ رشک چمن
پا بگل منفعل ہین در گلشن

کر کے جزع یمن کو زیب گلو
کہا دفع نظر ہے ای خوشخو

شہ نے فرمایا اوس سے ای مادر
نہین ممکن ہے اس سے دفع نظر

ہے یہ جزع یمن بھی یک پتھر
بس ہے میرے لئے میرا داور

اوسنے پتھر گلے سے دور کیا
زنگ کو آئینے سے دور کیا

کیا تماشے ہوئے خدائی کے
گئے دن اونکے سب برائی کے
شہ تھے ہمراہ دودہ بھائی کے
ہوئے سامان سب بھلائی کے

شاہ تھے خوش فضائے صحرا سے
دوپھر تک ہلے نہ اوس جا سے

تھا جو ضمرہ پسر حلیمہ کا
بکمال ہراس کہنے لگا
وقت دوپاس دوڑتا آیا
ہم پہ اسوقت حادثہ گذرا

کہ محمد پہ ظلم ہوتا ہے
کوئی سینے کو چیر دہتا ہی

تھا حلیمہ کو تب عجب وسواس
اوسکے شوہر کو تھا زیادہ ہراس
اوسمین باقی سکتے کچھ نہ ہوش وحواس
دوڑتے دوڑتے ہوئے جب پاس

دیکھا شہ کو پہاڑ کے اوپر
سوئے عرش برین لگائے نظر

شہ نے دیکھا کہ ہین کوئی نالان
دائی کوکا کو دیکھ شاہ وہان
محو آہ و بکا ہین اور گریان
حال پر اونکے ہوگئے خندان

شہ ہنسے تو ہوئی تسلی کچھ
غمزدون کو ہوئی تشفی کچھ

شاہ نے اونسے جب خطاب کیا
مطمئن اونکو پھر شتاب کیا

اون پہ الطاف بے حساب کیا — پوچھا کیون تمنے اضطراب کیا

مین تو فضل خدا سے اچھا ہون
دیکھو آگے تمہارے بیٹھا ہون

ابھی آئے تھے تین شخص یہان
چت لٹا کر مجھے کیا عریان

لائے مجھکو اوٹھا مین اب ہون جہان
شق میرے سینے کو کیا اوس آن

درد اس سے نہ کچھہ ہوا معلوم
نہ ہوا اس سے کچھہ غرض مفہوم

میری آنتین نکالکر یک نے
دوسرے نے نکالا دل کو میرے

دہو دیا خوب برف سے آکے
کر دیا دل کو چاک نشتر سے

کالا نقطہ وہین نکال لیا
بولا شیطان کا گھر یہہ دور ہوا

نور سے دل کو بھر دیا اوسنے
دل کو سینے مین دہر دیا اوسنے

نور سے بھر کر دیا اوسنے
خنکی کا اثر دیا اوسنے

خنک اب تک مین دلکو پاتا ہون
حال دل کا جو ہے سناتا ہون

تیسرا جبکہ میرے پاس آیا
مجھکو ہمسنگ دس بشر کا کیا

زخم پر ہات اوسنے پھیر دیا
بڑہ گیا وزن جب مجھے تولا

ہوا واقف میرے مراتب سے
اور آگاہ سب مناصب سے

کہا اوسنے شہ زمان ہے یہہ — ساکن قصر لامکان ہے یہہ
صاحب نام اور نشان ہے یہہ — مرسل آخرالزمان ہے یہہ

وزن بر ہر سے ہے اسکا عالم سے
کون ہمسنگ اسکا ہو ہم سے

قدسیان دیکھ شہ کو ڈرنے لگے — فرق اقدس کو پیار کرنے لگے
آگے آ آ کے عرض کرنے لگے — لا کے مرہم کو دل پہ دہرنے لگے

بولے جو کام ہمنے تمسے کیا
تم سمجھتے تو کرتے شکر خدا

پھر ملک وان سے کر گئے پرواز — طے ہوی یک دم مین راہ دراز
کہہ کے سب حال اپنا شاہ حجاز — اپنے دایہ کو کر چکے ہمراز

تب حلیمہ نے شہ کو بر مین لیا
چشم و رخسار و سر پہ بوسہ دیا

مطلع رابع

دائی کوکا جو اپنے گھر پر آئے — نور دیدے کو ساتھ لیکر آئے
حال سننے کو لوگ اکثر آئے — متعجب رہے جو سنکر آئے

کہا لیجانا اسکو کاہن پاس
دور ہونا علاج سے وسواس

شہ نے فرمایا مین نہین بیمار
مین تو اچھا ہون ای میرے غمخوار

مجھہ مین پاتے ہو کونسا آزار
مجھکو دارو سے کچھہ نہین درکار

ہون بھلا کیا دوا کرے مجھکو
چھوڑ دو حال پر میرے مجھکو

کیا اونہون نے دلون مین جان لیا
کہا جن جن نے جن سو مان لیا

شاید آسیب جن کا ٹھان لیا
مجھکو آغوش مین اوس آن لیا

حال کاہن سے جا کیا ظاہر
مجھکو لے جا کے کر دیا حاضر

سنکے کاہن ہوا بہت حیران
سن تو لون طفل سے مین صاف بیان

بولا تم چپ رہو ذرا اس آن
سر ہوا اس ماجرے کا بھید عیان

دیکھکر آنکھہ سے جو ہے واقف
وہی اسرار کا رہے ہے کاشف

شہ سے کاہن نے جب سوال کیا
سنتے ہی کاہن اسکو دیکھ پڑا

مو بمو حال شہ نے اوس سے کہا
بول اٹھا کہ آہ واویلا

جان لو دن سگے بھلائی کے

آگئے ایام اب برائی کے

یہی دشمن تمہارا لڑکا ہے — زندہ رکھنا عدو کا بیجا ہے
مار ڈالو ابھی تو اچھا ہے — لو قصاص اوسکا مجھسے زیبا ہے

پھر کریگا تباہ دینون کو
داغ دیگا ہمارے سینون کو

جب حلیمہ نے سن لیا یہ سخن — سمجھا کاہن کو شاہ کا دشمن
کھینچکر برین شاہ کردہ زن — بولی اوسکو تو ہے برا کودن

تو ہے دیوانہ اور احمق ہے
ہان تو یک بیوقوف مطلق ہے

جانتی گر مین یون تو بولیگا — مین نہ دکھلاتی سایہ بھی اوسکا
طفل یہہ نور چشم ہے میرا — بال کو اسکے مین نہ دون دہکا

تو اگر چاہتا ہے مرنے کو
سیکڑون صورتین ہین مر رہیو

لیگئی پھر حلیمہ سرور کو — یعنے جن و بشر کے رہبر کو
اس سے پرنور پایا سب گھر کو — جیسے صدف ڈہانپتی تھی گوہر کو

شاہ کو جس جائے لے کے جاتی تھی
نکہت مشک تن سے آتی تھی

دشمنان کینہ دل مین سب کہتے تھے
اسلئے نیکخواہ ڈرتے تھے
رنج اعدائے دین سے سہتے تھے
یون حلیمہ سے آنکے کہتے تھے

ساتھ رکھنا نہین مناسب ہے
قصد اعدا کا اسکے جانب ہے

جسکا بچہ ہے اونکو پہنچا دو
اچھی حالت مین اونکو دکہلا دو
اقربا کے دلون کو بہلا دو
حال اعدا کا خوب سمجہا دو

رہے محفوظ تا یہہ ایذا سے
پہنچے آفت نہ اوسکو اعدا سے

سنکے بولی حلیمہ ہے بہتر
نکلی اپنے وطن سے کرکے سفر
ساتھ اس نور عین کو لیکر
طی کیا منزلون کو شکل قمر

بس حلیمہ ملول رہتی تھی
محو عشق رسول رہتی تھی

اور کہتی تھی بس نہین چلتا
روک سکتی ہون کسطرح سے بھلا
اور جدائی کا بھی نہین یارا
غم فرقت سے ہے جگر پہٹتا

راہ مین زار زار روتی تھی
غم فرقت مین جان کھوتی تھی

پہنچی نزدیک مکہ وہ جسدم
غم فرقت سے تھی سراپا غم

پہرہتا جاتا تھا اوسکا رنج والم — بڑہ پیما تھی وہ بدیدۂ نم

چہوڑ کے یکجا شۂ رسالت کو
گئی یکسو قضائے حاجت کو

ہوکے فارغ حلیمہ جب آئی — پہر نہ اوس گل کی بو وہان پائی
اس مصیبت سے خوب گھبرائی — پیٹا سر ڈاڑہین مار چلائی

کبہو پورب گئی کبھی پچھم
شاہ کا کرتی پھرتی تھی ماتم

کہتی تھی مین تجھے کہان پاؤن — یا محمد مین اب کدہر جاؤن
دلکو کسطرح اپنے سمجھاؤن — کیا یہ منھہ آمنہ کو دکھلاؤن

مجھکو دکھلادے چاند سی صورت
ورنہ ہو جائے دائی کی رحلت

کرتی تھی جب حلیمہ شور و بکا — ایک بوڑہا اودہر سے آنکلا
جوکہ پکڑا ہوا تہا ایک عصا — جب قریب حلیمہ آ پہنچا

پوچھا اے سعدیہ ہوا کیا ہے
کوئی پیارا تیرا موا کیا ہے

کہا اوسنے کہ وہ میرا فرزند — جس سے رہتا تھا دل میرا خورسند
نوردیدہ تہا اور میرا دلبند — زندگی اوس سوا نہین ہے پسند

دود اپنا پلا کے پالا تھا
میرے گھر کا وہی اجالا تھا

اسکو ہمراہ اپنے مین لائی
جا کے حاجت کو جبکہ پھر آئی

اسکو یان چھوڑ دیکے ای بھائی
بو نہ اس گل کی اس جگہہ پائی

اس لئے غم سے زار زار ہونئین
رنج و ماتم سے اب نزار ہونئین

بولا وہ پیر مرد جان نہ کہو
کھیلنے کو کہین گیا تو نہو

رونا نکمین ہے تو نہ اتنا رو
مین بھی چلتا ہون ڈہونڈنے اسکو

بولی مین ڈہونڈ آئی ہون جاکر
نہ ملا ہے کہین سراغ پسر

بولا یک بت ہبل ہے ذی رتبا
اے حلیمہ تو شک نکر اصلا

گر چلے تو تو لے چلون اسجا
وہ جو چاہے تو طفل دیگا منگا

بولی اوہی ہبل گرا اوندہا
روز میلاد سرور والا

پاس اس بت کے کسلئے پھر جاؤن
بت تو پتھر ہے اوسکو کیسے مناؤن

نام اوس شہ کا کسطرح سے سناؤن
پوچ کر بت کو شہ کی دائی کہاؤن

سات تیرے نہ آونگی ہرگز

پاس بت کے نہ جاؤنگی ہرگز

بولا کیون بے ادب بنی اسدم
حال پر تیرے بت کریگا کرم

بو تو نایہہ سنکے ہوگیا برہم
چل میرے سات تا چلین باہم

نات میرا پکڑ لیا اوسنے
لیکے ہمراہ چلدیا اوسنے

بت کا پھر اوسنے خود طواف کیا
سنتے ہی پھر ہبل گرا اوندہا

پاس اوس بت کے مجھکو لیکے گیا
حال اوس شہ کا بت سے کہنے لگا

بت سے آئی صدا وہ نام نہ لے
یعنے اسم شہ انام نہ لے

بتکدے جلکے خاک ہوینگے ضرور
تم ہی پھر تپڑ تپاک ہوینگے ضرور

اس سے سب بت ہلاک ہوینگے ضرور
مشرکان بیمناک ہوینگے ضرور

اوسکا حافظ خدا اوسیکا ہے
وہ نہ طالب کبہو کسیکا ہے

اور قصہ چلی وہان سے ہو بہت مایوس
کہتی تھی مین بھی ہون عجب منحوس

دایہ پھر کر سکی وہان نہ جلوس
یاد سرور مین کرتی تھی افسوس

پہنچی جا عبد مطلب کے گھر
تا کہ کردے بیان حال پسر

دیکھہ دایہ کو وہ بہت مغموم
کیا پسر ہو گیا میرا معدوم

بولے غم کا سبب نہین معلوم
جلد کہہ دل پہ ہے الم کا ہجوم

بولی زندہ ہے میرا نور نظر
خوب خاصہ ہے میرا لخت جگر

جان سے بڑہکے اوسے بچاتی تھی
اپنا خونِ جگر پلاتی تھی

اوسکو آنکھون پہ مین بٹھاتی تھی
اپنے آغوش مین سلاتی تھی

دودہ جب چھٹ گیا بفضل خدا
کیا قصد اوسکو لیکے آنیکا

لائی اسکو بہت حفاظت سے
اور بچایا سفر کے آفت سے

کی ہے محنت زیادہ طاقت سے
خوف تہا خلق کی شماتت سے

اسکی الفت مین خوف جان نتھا
کبھی بچون کا اپنے دہیان نتھا

پہنچی نزدیک شہر جب اگر
گئی اسوقت مین ضرورت پر

اسکو یک جای چہوڑ کر دم بھر
پھر جو آئی نپایا اوس کا اثر

خوب دہونڈا نپایا اوسکا سراغ
گم ہوا ہے نظر سے چشم و چراغ

سنکے یہہ عبد مطلب نکلا
ہو مکدر صفا پہ جاکے چڑہا

قوم کو اپنے ساری جمع کیا
دی تمام اقربا کو اوسنے ندا

بولا ڈہونڈو کہ گم ہوا ہے پسر
نظر آتا نہیں ہے نور نظر

جستجو اوسکی کرتے تھے ہر جا
پھر تا لاش ہر بشر نکلا
غم سے کرتے تھے قوم واویلا
پر نہ اوس شاہ کا سراغ ملا

اتنے عرصے مین شاہ کے دادا
گئے کعبے کو اور طواف کیا

یون مناجات حق سے کرتے تھے
خاک پر سر کو اپنے دہرتے تھے
ہو کے بیخود وہ چیخ پڑے ہرتے تھے
رب سے اسطرح عرض کرتے تھے

یا خدا تو دلا محمدؐ کو
یک نظر تو دکھا محمدؐ کو

آئی آواز غیب سے اوسدم
کس لئے تو ہوا ہے محو الم
کسکا کرتا ہے آج تو ماتم
گریہ کرتا ہے کس لئے پیہم

ہے تہامہ کے وہ بیابان مین
میرے امن وامان کے دامان مین

سنتے ہی عبد مطلب آواز
تھے بشاشت کے سات پس وساتھ
اپنی سب قوم کو کیا ہمراز
ابن نوفل سے ہو کے تب انباز

پھر تہامہ کے سمت چل نکلے
لیکے ہمراہ کئی جمل نکلے

پہنچے یہ لوک اوس بیابان مین
سرو دلجو تہا اوس خیابان مین

پائے گلزار دشت ویران مین
شمس آیا نظر گریبان مین

چار زانو نشستہ آئے نظر
موز کے نخل کے تلے سرور

جدنے جب نور چشم کو دیکھا
دل سے کرتے چلے وہ شکر خدا

بنگئے چشم بے بصر بینا
اور زبان سے بہی اوسکی حمد و ثنا

پوچہا نزدیک جاکے نام اوسکا
کیا معلوم پھر مقام اوسکا

بولے اسطرح سے وہ حق آگاہ
جد میرا عبد مطلب ذیجاہ

مین محمد ہون ابن عبداللہ
یہہ ہے نام و نسب میرا واللہ

کون واقف نہین نسب سے میرے
کون آگہ نہین حسب سے میرے

جدنے اوسدم زبان کو کھولا
حرف موزون زبان مین تولا

موتیون کو بیان مین رولا
قند گویا دہان مین کھولا

جان لے عبد مطلب ہون مین

تیرا دادا ہون اور محب ہون مین

پھر اوٹھا کر اوسے گلے سے لگا
سبب آنے کا سب بیان کیا

کہہ سنایا ملال فرقت کا
نور دیدہ کو اپنے ساتھ لیا

گود مین اسکو لیکے پیار کیا
اپنے ناقے پہ لا سوار کیا

کیا کہون حال اشتر شہوار
کیا تحمل تھا اوسکا اور وقار

مالک دوجہان تھا جس پہ سوار
ناقہ صالح کا ہو رہا تھا نثار

قدم راہوار چلتا تھا
مثل باد بہار چلتا تھا

شاہ مکے مین جب سوار آیا
ساتھ لیے عزت و وقار آیا

باغمین صورت بہار آیا
ہر ملک بنکے چوبدار آیا

دیکھہ کر شاہ کا رخ ہشاش
اقربا سارے ہوگئے بشاش

لایا جسوقت شاہ کو گھر پہ
بکمال خوشی زر احمر

کر فدا سے نبی جن و بشر
اونٹ قربان کئے کئی لاکر

صدقہ شاہ کا کیا تقسیم
اور بجا لائے شاہ کی تعظیم

خوش ہوے ماں کو دیکھہ شاہِ انام
کرکے مسرور اور شیرین کام

ماں نے دایہ کو بھی دیا انعام
کردی رخصت اسے بصد اکرام

خدمت شاہ کے لئے ماموبر
ام ایمن ہوے بفرح و سرور

ام ایمن سے یون روایت ہے
ذکر وصف شہ رسالت ہے

سرورِ دین کی یہہ حکایت ہی
جسکو طفلی ہی سے قناعت ہے

شاہ رب کا سپاس کرتے تھے
نہ بیان بھوک پیاس کرتے تھے

تھا یہہ دستور شاہ عالم کا
رہتا دل سیر اوس بکرم کا

صبح یک جام پیکے زمزم کا
کیا کہون وصف شاہِ اکرم کا

جب مین کہتی کہ خاصہ ہی طیار
کہتے اب اشتہا نہین زنہار

سن اقدس کے گذرے جب چہ سال
چلے یثرب کو تب بشوق کمال

آمنہ کو ہوا وطن کا خیال
گئے مادر کے سات نیک خصال

تا ملاقات اقربا کر آئین
دلکو بہلا کے اپنے پھر گھر آئین

شہر یثرب مین سب بلند تبار
اقربا آمنہ کے تھے بسیار

ہے بی بی اور اونکے برخوردار | میہمان قبیلۂ بنجار

خادمہ خاتم الرسالت کی
ام ایمن ہمیشہ ہمرہ تھی

وان سے راہی ہوے جو بطحی کے | ہوے منزل گزین سب ابوا کے
بی بی بیمار وان ہوی آکے | کیا کوچ اونسنے سمت ماوا کے

پاک گوہر وہان یتیم ہوے
بعد چندے وہان مقیم ہوے

پھر روانہ ہوے وہان سے شاہ | ام ایمن تھے شاہ کے ہمراہ
رہ روی سے تھا کام شام وپگاہ | پہنچے گھر اپنے شاہ عالیجاہ

کرتے تھے شہ کی پرورش دادا
خوش تھے دادلسے سرور والا

شہ کے دادا وقار کرتے تھے | بڑہ کے بچون سے پیار کرتے تھے
اوس پہ جان کو نثار کرتے تھے | شفقت بے شمار کرتے تھے

شہر مکہ کے خود وہی تھے امیر
رکھتے تھے صدر و مسند و توقیر

شاہ جب صدر کے تکتے جلوس | کوئی کرتا تہا منع جب منحوس
سنکے کرتے تھے جد بہت افسوس | کہتے تھے خوش ہے مجکو اوسکا جلوس

وہ تو عالی تبار ہے بیشک
اور وہ ذی وقار ہے بیشک

لوگ جب دیکھنے کو آتے تھے
یون فراست سے اوسکے پاتے تھے

اور قیافے کا دھیان لاتے تھے
شہ کو ذی مرتبہ بتاتے تھے

ہے یہہ جسکا نشان بسنگ سیاہ
ہمقدم اوس خلیل کا ہے یہہ شاہ

کہتے تھے عبد مطلب ہر بار
میرے بچے سے رہ بہت ہشیار

ام ایمن سے یون بصد اصرار
ہے یہہ اہل کتاب کا اظہار

ہے یہہ لڑکا نبیؐ اس امت کا
اور مسند نشین نبوت کا

قحط مکے مین پھر ہوا یکبار
زندگی سبکو ہوگئی دشوار

قطرۂ آب تھا دُرِ شہوار
خشک سالی سے سبکو تھا نہ قرار

آئی ہاتف سے اسدم اک آواز
ہوگئے عبد مطلب ممتاز

سنتے ہی بو قبیس پر جا کے
دوش پر شاہ دین کو بٹھلا کے

قوم کو اپنے سات لیجا کے
اور توسل سے شاہ والا کے

لگے کرنے دعا سے بارش جب

پانی برسا بجاہ شاہ عرب

شہر کے سمت آئے جب وہ جناب
خلق پانی سے ہوگئے سیراب
دشت وکہون مین بہہ گیا سیلاب
باغ اور کشت بنگئے شاداب

ذات سے اوسکے کب امید نہین
ابر رحمت سے کچہہ بعید نہین

کرسکون کیا مین وصف شاہ حجاز
کسطرح سے بیان کرون اعزاز
ذات عالی تہی خلق مین ممتاز
طفلگی سے دکہاتے تہے اعجاز

اونکا مداح اونکا خالق ہے
اسپہ حق کا کلام ناطق ہے

ہی یہہ مولود پاک خیرا نام
خاتم الانبیا ہے جسکا نام
مدح اونکی کبہی نہوگی تمام
ختم کردو کلام کو علام

کرد صلوات اور سلام ادا
بمحمد و آل و صحب ہما

تمت

معجزۂ احیاء

معجزہ طبع کا دکھاتا ہون
زندہ اپنا سخن بناتا ہون

قم باذنی سے لب ہلاتا ہون
رشک سے عیسے کو یقین دلاتا ہون

میرا آقا جو مردہ زندہ کرے
کیون نہ زندہ سخن کو بندہ کرے

دم عیسی کب اوس سے ہو ہمدم
یہی کہتا ہے شوق مین پیہم

جسکے لب سے ہی فیض اوسکو بہم
چوم لون پاؤن جب نبی کے قدم

کیا عجب اوس سے مردہ جی اوٹھے
عیسے دل زندہ ہوا بھی اوٹھے

ہی وہ بو گر ہے شکل ورد مسیح
اوسکے امت کا فرد فرد مسیح

وہ صبا اوسکے آگے گرد مسیح
ست زمین القضاة سر مسیح

زندہ مردیکو جب وہ کرتے تھے
قم باذنی کا دم ہی بھرتے تھے

بیہقی یون بیان کرتا ہے
جس سے منکر کا دل سنورتا ہے

ڈوبا دشمن حسد مین مرتا ہے
کفر کے بحر سے ابھرتا ہے

سچ سچا مین حال لکھتا ہون
لو نبی کا کمال لکھتا ہون

ہی حدیث صحیح کا مذکور
بیہقی نے جسے کیا مسطور
کیا متاخرین نے منظور
راستی سے ہی یہہ سخن معمور

راستی موجب رضای خدا است
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

بت پرست ایک تھا مدینے مین
کفر رکھا تھا اپنے سینے مین
یہہ سواد اوسکا تھا سفینے مین
جانتا تھا ثواب کینے مین

دین حق کا جو ذکر سنتا تھا
ہو کے بیزار سر کو دہنتا تھا

دین حق ہو گیا تھا عالمگیر
کی تھی اونسنے جہان کی تسخیر
حال بیدین کا کیا کرون تحریر
چاہ مین کفر کے رہا وہ اسیر

سنگدل وہ بتون کو مانتا تھا
نافع و ضار اونکو جانتا تھا

کرتا تھا دین حق کا استہزا | کاہن اوسنے نبی کا نام رکھا
سحر اعجاز کو وہ کہتا تھا | قایل معجزہ نتھا اصلا

جو نہ دیکھے وہ کیسے قایل ہو
کسطرح دین حق پہ مایل ہو

ایک دختر تھی اوسکی پر تمیز | جسکو رکھتا تھا اپنے جان سے عزیز
اوسکے مرنے سے ہوکے ماتم خیز | دفن کر آیا کرکے وہ تجہیز

غم سے دختر کے زار زار ہوا
حال اوسکا بہت نزار ہوا

نہ تو کھایا نہ سویا کرتا تھا | رات دن غم مین رویا کرتا تھا
جان کو اپنے وہ کھویا کرتا تھا | اشک سے منہ کو دہویا کرتا تھا

زندگی سے وہ اپنے تھا بیزار
اوسکا جینا اوسے ہوا دشوار

ایک دن شاہ دین تھے جلوہ فروز | یعنی مسجد مین بیٹھے تھے اوس روز
گزرا اوس راہ سے جو وہ دل سوز | پاکے اوسکو نبی نے غم اندوز

حال سے اوسکے پھر سوال کیا

کر کے پرسش اوسے نہال کیا

اوسنے پھر یاد کر کے دختر کو
کر دیا سیل دیدۂ تر کو

کہہ سنایا بیان ہمیبر کو
لا یا رقت مین تب وہ ہر ہار کو

کہا جینا مجھے وبال ہے اب
غم مین دختر کے ایسا حال ہے اب

اوس سے تب شاہ نے خطاب کیا
ہمزبانی سے کامیاب کیا

ذریکو شکل آفتاب کیا
کرم و لطف بیحساب کیا

کہا دنیا کا اعتبار ہے کیا
زندگانی کو کچھہ قرار ہے کیا

جو کہ دنیا پہ بھول جاتا ہے
عاقبت اپنی بھول جاتا ہے

وہ نہ پیش رسول جاتا ہے
بس جہان سے ملول جاتا ہے

جو ہدایت پائے ہو گمراہ
دوزخ اوسکا مقر ہے خواہ مخواہ

حکم خالق مین کیا توقف ہے
اور قضا پر کسے تصرف ہے

زندگانی کا کیا تاسف ہے
اس بیان مین نہ کچھہ تکلف ہے

دل کوکب باند ہے اس سے دانشمند
متنفر ہو جس سے دانشمند

یہہ اشارہ ہے رب اکبر کا
مژدہ دیتا ہون دین خوشتر کا

لطف ہی یہہ جہان کے داور کا
بت کو کر دور جو ہے پتھر کا

دعوت دین حق مین کرتا ہون
نور سے تیرے دلکو بھرتا ہون

حق کی توحید کا تو قائل ہو
خوبی آخرت کا سائل ہو

چھوڑ کر کفر دین پہ مائل ہو
کون ہے وہ جو تیرا حائل ہو

صرف رب کو ہے قدرت کامل
کسکو طاقت ہے پیش حق حاصل

جلد بیدار ہو نہ رہ غافل
حشر تک سید ہی جائیگی محمل

یان سے گذر ئیے تو پھر نہین منزل
راہ کا توشہ کچھہ تو کر حاصل

اس سفر کی بڑی مسافت ہے
پرخطر راہ ہے پرآفت ہے

بت پرست اس کلام کو سنکر
بولا تم معجزہ دکھاؤ اگر

زندہ کر دو جو تم میری دختر ۔ تب میں جانوں کہ سچے ہو پیغمبر

تمکو حق کا رسول مانونگا
اور واحد خدا کو جانونگا

شہ نے فرمایا دے پتا مجھکو ۔ اوسکی مدفن کی رہ دکھا مجھکو
قبر پہ اوسکے لیکے جا مجھکو ۔ نام اوسکا ہے کیا سنا مجھکو

حق کی حاصل میں تا حضوری کرون
تیرے دل کی مراد پوری کرون

ہو کے ہمراہ شاہِ دین وہ چلا ۔ قبر کے پاس جبکہ لیکے گیا
نام دختر کا اوسنے شہ سے کہا ۔ شہ نے دی نام اوسکا لیکے ندا

زندہ ہو اوٹھہ کھڑی ہوی دختر
کہا لبیک اوسنے خوش ہو کر

فارغ اوس سے ہوا جو خلق پناہ ۔ دم عیسے ہوا نثارِ شاہ
عرش سے تا بفرش ہوتی تہی واہ ۔ بنگیا بت پرست حق آگاہ

صدقے ہو ہو کے جان کہوتا تھا
حالت ماضیہ پہ روتا تھا

شہ کے قدمون پہ اوسنے سر کو ملا — اور عفوِ قصور بھی چاہا
کہا اسلام کی تو راہ دکھا — اور مسلمان بنا کے کلمہ پڑہا

مین بتون سے ہوا ہون اب بیزار
وقنا ربّنا عذاب النّار

جانِ عالم ہے انجمن آرا — روح ہے جسکے نام سے زندا
تنمین میرے ہے جان ذکر اوسکا — کیون نہ دل زندہ ہو بمدح و ثنا

جان بخشی سدا ہے کام اوسکا
عرش اعلی پہ ہے مقام اوسکا

اوس لب اور اوس دہن کے مین صدقے — اوسکے ہر موے تن کے مین صدقے
اوسکے چاہِ ذقن کے مین صدقے — دل سے شاہِ زمن کے مین صدقے

ہے وہ مالک سبھی خدائی کا
حق سے کب ہے گمان جُدائی کا

اوسکی ہی واسطے بنے افلاک — ہے مشرف قدم سے اوسکے خاک
حق نے اوسکے لئے کہا لولاک — اوسکا پیرو کبھو نہو غمناک

مالک دوجہان ہے ذات اوسکی

فخر کون و مکان ہے ذات اوسکی

بعلی و بفاطمہ زہرا
وبہٖ سبطین سیدین علا

وبجاہ صحابہ کبرے
وطفیل جناب غوث ورے

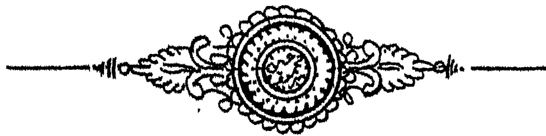
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

بندۂ کمترین ہے یہہ غلام
اوسکو ہرگز نہ چہوڑیو ناکام

اوسکو فیروزمند کیجو مدام
اوسکو خوش رکھو اے رسول انام

اوسپہ ہردم رکہو کرم کی نظر
استغیثو لعاجز مضطر

تمت



ہین منکران غرض اس معجزے کے خلق مین چار ۔۔۔ ہر اک جہان مین پہلے قریش کے کفار
جو دیکھہ کر بھی ان آنکھون سے کرتے تھے انکار ۔۔۔ نبی کو کرتے تھے وہ ساحرون مین صاف شمار

کوئی رہا ہے نہ اون منکرون سے باقی اب
کہ رفتہ رفتہ جہان سے وہ مٹ گئے ہین سب

فلاسفہ بھی اونہین منکرون مین ثانی ہین ۔۔۔ علوم حکمت و معقول کے وہ بانی ہین
دلیل عقلی سے وہ محو خوش بیانی ہین ۔۔۔ کہ انبیاء کے وہی دشمنان جانی ہین

اور اونکو بھی فلکیات مین کلام نہین
یہہ کہتے ہین کہ اونہین خرق و التیام نہین

جو باقی دو ہین سو وہ قائلان قرآن ہین ۔۔۔ وہ جانتے ہین کہ خود صاحبان ایمان ہین
جو دیکھو اونکو بہ پیرایۂ مسلمان ہین ۔۔۔ حقیقت اونکی بھی ہے تباہ دنیا ہین

زبان سے گرچہ مقر ہین بطون سے منکر صاف
بیان کرتے ہین سب حال معجزے کا خلاف

اور اک گروہ کا اون دو سے ہے یہی اظہار ۔۔۔ وقوع شق قمر کا نہین ہوا زنہار
کلام حق سے ہے ظاہر نشان روز شمار ۔۔۔ انہین ہے معجزہ شاہ مین بہت تکرار

یہہ اونکی صاف ضلالت ہے زعم باطل ہے
یہہ اعتقاد بھی اون منکرون کا کامل ہے

لکھا ہے صیغۂ ماضی سے ذکر شق قمر ۔۔۔ تعرض کفرہ سحر سے بھی ہے اظہر

جو منکر ایسے بکے اعجاز کا ہو ستم گستر
کبھی نہیں وہ مسلمان ہے ہی کوئی ابتر

ظہور معجزہ اب تک نہیں بفرض محال
او نہوں نے اسلئے جادو اوسکو دی ہی مثال

ہیں کہتے دوسرے واقع ہوا جو شق قمر
نہیں وہ معجزہ پر ہے علامت محشر

نبی نے دی تھی جو قبل وقوع اوسکی خبر
یہی تھا معجزۂ بادشاہ بحر و بر

یہہ اعتقاد بھی کچھ صدر سے مطابق ہے
نہیں وہ مومن خالص مگر منافق ہے

وقوع جسکا شب بدر تہا منے بین ہوا
ہزار ہا تھے خلائق ہزار ہا اعدا

نبی سے کی تھی جو اعدا نے اوسکی استدعا
وہیں نبی نے کیا مہ کو شق بحکم خدا

کہاں نبی نے خبر اوسکی دی تھی قبل وقوع
روایت ایسی کسی سے نہیں ہوی مسموع

محدثوں نے جنہوں کی بہت صداقت ہے
بیان کیا ہی کہ اسما سے یوں روایت ہی

بیان معجزۂ خاتم الرسالت ہے
اور اوسکے ضمن میں فضل شہ ولایت ہے

جو باب علم اور اہل عبا کا ثانی ہے
اخ شفیق نبی اور عزیز جانی ہے

گئے نماز سے فارغ ہو جبکہ گھر کو نبی
علی کے زانو پہ لیٹے تہی رکھکے سر کو نبی

نزول وحی کے تھے دیکھنے لگے کو نبی
تھے ما سوا سے پھرائے ہوے نظر کو نبی

نماز عصر سے فارغ نہین ہوے تھے علی
قضا سے اوسکے تھے آزردہ دل خدا کے ولی

قلق علی کو بہت تھا نماز کے خاطر
ہلے نہ جاے سے اوس سرفراز کے خاطر
طپان دل اونکا رہا بے نیاز کے خاطر
اوٹھے وہان سے نہ شاہ حجاز کے خاطر

ہوے جو وحی سے فارغ جناب خیر انام
غروب ہوگیا خورشید ہوگئی تھی شام

نبی نے دیکھا علی کو تو بس حزین پایا
نماز وقت کا شوق اوسکے دل نشین پایا
اور اوسکو خوف الٰہی سے سہمگین پایا
اوسی خیال مین پھر چین کو برجبین پایا

اوٹھا کے دست دعا کو جناب باری مین
بیان کرنے لگے مقصد اپنا زاری مین

علی ہے بھائی مرا اور تیرا بندہ ہے
اور اوسکے دل پہ ترا نام پاک کندہ ہے
ترے حضور مین ہر لحظہ سرفگندہ ہے
جو دل ہے اوسکا تری یاد مین پسندہ ہے

نماز فرض ہوی تجھسے سارے عالم پر
گروہ جن و ملک پر اور ابن آدم پر

نماز وقت قضا ہو تو ہے قضا اوسکو
نماز چھوٹنے پہ کب خاص کام تھا اوسکو
بھلا ہے وقت پہ گر کر سکین ادا اوسکو
نزول وحی نے پابند کر دیا اوسکو

اوسے تو صاف اطاعت خدا کی تھی منظور

اطاعت اوسکو رسول ہدا کی تھی منظور

تو آفتاب کو دے حکم تا وہ لوٹ آئے
وہان پہ عصر جہان سے ہوی تہ لوٹ آئے
کہ جس طرح سے بدر حیزا وہ لوٹ آئے
عجب ہے کیا جو بحکم خدا وہ لوٹ آئے

دعا کو آپکے خالق نے مستجاب کیا
فلک پہ مہر کو پہر حکم روشتاب کیا

جو آفتاب پہ حکم خدا ہوا صادر
کیا تب اوسنے ادا حکم خالق قادر
جو وقت عصر برابر تھا ہو گیا ظاہر
یہ کسکے بخت کہ اس رمز کا بنے ماہر

علی نے کرکے وضو پہر نماز کی جو ادا
بہت خوشی سے وہین شکر بے نیاز کیا

سلام پھیرتے ہی شمس ہوگیا غائب
حجاب شام ہوا رخ پہ مہر کے حاجب
پہر ماہ و مہر رضا سے نبی کے ہین طالب
ہے اونکا منکر اعجاز خاسر و خائب

نبی کا رتبہ ملک اور عباد کیا سمجہین
خدا کے نور کو خاکی نژاد کیا سمجہین

بیان حق کی خدا دے تو دستگاہ مجہے
طریق حق پہ سدا رکہہ تو روبراہ مجہے
بد اعتقادون سے یارب تو رکہہ نگاہ مجہے
شکوک فلسفیون سے تو دے پناہ مجہے

پہر التجا ہے کہ علام کو تو شادان رکہہ
طفیل ختم رسالت اوسے تو فرحان رکہہ

معجزۂ نوفیر آب
و معجزۂ باران رحمت

چشمۂ آب ہے یہہ لوح بیاض تسطیر — دیکھہ اوسے چشمۂ بے آب ہوا مہر منیر
بند پا موج ہوئی بحر کو مثل زنجیر — شکل یوسف کے گرا چاہ مین ہو آب اسیر
چہوبچہ صاف ہے بحیرہ ہی تو قلزم ہی غدیر

صورت سرو لب جو ہے یہہ میرا خامہ — آب رحمت کا جو منبع ہی اسی یہہ نامہ
تن ہر حرف پہ یا آب روان ہے جامہ — آبشارون کا میرے صفحے پہ ہے ہنگامہ
الغرض نامہ سفید اپنا ہی جیون چشمۂ شیر

وصف منظور ہے سرچشمہ دو عالم کا — ذکر ہے معجزۂ فخر نبی آدم کا
حوض کوثر پہ اجارہ ہی شہ اعظم کا — ہے لقب ساقی کوثر مگر اوس اکرم کا
سب سیراب ہو جس سے وہ ہی میری تقریر

اسم احمد ہی نبی کا تو ہین حرف اوسکے چار — جس سے پائے ہین وجود آب و گل و باد و نار
اون عناصر سے دو عالم کا ہوا استقرار — فاعل اوسکا ہی خدا فعل کا ہے وہ ہی مدار

حال مستقبل و ماضی کا کرون اب تحریر

بو قتادہ جو صحابی تھے نہایت ذیشان
بو نعیم اون سے ہی راوی ہی کتابون مین عیان
معجزہ سرور عالم کا وہ کرتے ہین بیان
واقدی نے بھی نہ اوس بات کو رکھا پنہان
اوس بیان کی مجھے اسوقت خدا دے تیسیر

ذکر کرتے ہین کہا جبکہ پیمبر نے سفر
پہنچے اک دشت مین جس جا نتہا پانی کا اثر
ہمسفر مین بھی نبی کا رہا تب بستہ کمر
آب نایاب ہوا صورت آب گوہر
پانی کے واسطے بے آب تھے سب میر و فقیر

جب سنا شاہ نے امت کا وہ احوال خراب
دیکھا شہ نے اونہین مضطر ہین بسان سیماب
نکلے غمخواری امت کے لئے تب وہ شتاب
بشر و وحش موے جاتے ہین ہو کر بیتاب
دیکھ کر حال تباہی کا ہوے شہ دلگیر

شہ نے فرمایا ملے پانی کہین اب لا دو
دہونڈہ مشکون مین ملے جتنا مجھے سب لا دو
مل سکے تو کہین سے دم کوئی مشرب لا دو
برکت کے لئے مانگون مین دعا جب لا دو
تا اوسی پانی مین ہو فضل خدا سے توفیر

ہر بشر پاکے فنا جب قوۂ حیوانی
دہونڈتے پھرتے تھے مشکون مین بصد حیرانی
عرض کرتے تھی کوئی دم مین ہین ہم سب فانی
ایک نے پایا کسی مشک مین تھوڑا پانی

مشک وہ لیکے گئے پیش شہ با توقیر

شاہ موجود ہین جب خلق کی جو پانی کو	کیون نہ ہو اونکی دعا سے برکت پانی کو
کرچکے دور خلائق کی پریشانی کو	جبکہ ڈلوائے کسی ظرف مین اوس پانی کو

شہ نے بات اوسمین کہا اپنا دہن بے تاخیر

یون روان آب تہا اونگلیون سے حضرت کے	جوش کیا رگ جیون بحر کو ہو رحمت کے
شہ نے دکہلائے تماشے تہے وہ سب قدرت کے	بحر کے موجین تہے آئینے بنے حیرت کے

شاہ کے دست مبارک کی تہی بیشک تاثیر

بحر رحمت نے کیا حکم کہ سب یان آئین	سارے مشکونکو اسی پانی سی پر کر جائین
جسقدر پانی ہو مطلوب وہ لیکر جائین	شتر و اسپ و مواشی کو بہی سب پلوائین

پانی لینے مین نہ اسوقت کرو کچھ تقصیر

الغرض تیس ہزار آدمی تہے ہمرہ شاہ	اونٹ تہے بارہ ہزار آپکے اوسدم ہمراہ
اور تنے ہی گہوڑے جلو مین تہے رہے پیش نگاہ	سب کے سب سیراب رہے سب بطفیل ذیجاہ

شاہ خوش ہو کے ادا کرتے تہے شکر و تکبیر

فیض ہے جن و ملایک کو مقدم تم سے	مہر و مہ نور لیا کرتے ہین ہر دم تم سے

عرض علام یہہ ہی ای شہ عالم تم سے   التجا کیون نہ کرے بندہ یہہ ہا پہیم تم سے

اپنی الطاف و کرم کی سبب مجہے بخشو جا گیر

تمت



شکل گردون صفحۂ قرطاس نور افشان ہے آج   طبع کی تیزی سے برق آئینہ حیران ہی آج

خوش بیانی سے زبان میری گہر ریزان ہے آج   رشک سے جسکے فلک پر چشم تر غلطان ہی آج

اور ابر آذری با دیدۂ گریان ہے آج

ابر رحمت کے ستایش مین زبان سیراب ہی   کشت امید محبان سبز اور شاداب ہی

دیکہہ کر چشم نبی کو بحر مین گرداب ہی   حاسدون کے اشک حسرت سے جہان سیلاب ہی

منکرو نخل باغ دل طغیان سے بس ویران ہی آج

بیہقی راوی ہے جسکا اوسکو حاکم نے کہا   اور ناقل ہے اوسیکا بو نعیم با صفا

یعنے کرتے تھے بیان فاروق جسکو بر ملا ‏— حق و باطل مین کہ جنکا فرق کرنا کام تہا

واقف اونکے فضل کا عالم مین ہر انسان ہی آج

شام کے جانب بہت بے آب تھا جو اک مقام ‏— تھا وہ صحرای لق و دق اور تبوک اوسکا تھا نام

تھے فروکش حمزہ اصحاب اور خیر الانام ‏— تشنگی سے ماہی بے آب تھے سب لاکلام

سنکے ذکر تشنگی جون آب دل لرزان ہے آج

کرتے تھے اونٹون کو نحر اوس دم صحابہ جیاب ‏— پانی پیتے تھے شکمبے کا بوجہ اضطراب

چاہ مین پانی کے کب پایا اونہون نے بجز سراب ‏— مومنان باصفا صابر تھے باحال خراب

جنکا روشن خلق مین خورشید سا ایمان ہے آج

آبرو والے بہی بے آبی سے تب جہلا گئے ‏— دیکہکر صدیق اکبر اونکے تین گہبرا گئے

صورت گل تشنگی سے خود بہی تھے کملا گئے ‏— پر بہ پیش شاہ دو عالم شتابی آ گئے

بولے یا شہ تشنگی سے خلق سب بیجان ہی آج

ہے دعا مین آپکے ہر دم اجابت یا نبی ‏— خلق ہے بے آب تم ہو ابر رحمت یا نبی

اب دعا سے دور کرو ہم سے زحمت یا نبی ‏— جو ہمین دکھلائے ہمکو رب عزت یا نبی

ہوں دعا سے آپکے سیراب تو حیوان ہے آج

تو حبیب خاص حق ہے تو بشر عالی جناب
بحر قدرت میں ہے تیرے گنبد گردون حباب
تیرے ہاتھ کے دکھان سے ہیں بنا جدم عجاب
کیوں نہ ہو تیری دعا آگے خدا کے مستجاب

پر تو رخ سے تیرے خورشید بھی تابان ہے آج

سنتے ہی اصحاب کے شہ نے اٹھا دست دعا
عرض یوں کرنے لگا ای خالق ارض و سما
میری امت تشنگی کا رنج سہتی ہے برا
ابر کو فرمان ہو تا سیراب کر دے یا خدا

حکم سے تیرے میری امت پیاسا جہان ہے آج

تھے دعا میں ہی جناب شافع ہر دو سرا
حکم خلاق جہان کا ابر پر چھا در ہوا
دیر کیا تھی ابر چاروں سمت سے آنے لگا
پانی وہ برسا کہ سارا دشت دریا بن گیا

خلق کہتی تھی یہ ابر فضل کا باران ہے آج

بارش باران سے اہل قافلہ سیراب تھے
استجابت سے دعا کی شہ کے خوش اصحاب تھے
سیر پانی سے تھے جو پیاسے شتر بے آب تھے
سارے مشکیں اور ظروف کا روان پر آب تھے

شور تھا سب طائروں میں کہ یہ بستان ہے آج

ابر باران تھا محیط کاروان مصطفی	ہو گئے سیراب جس سے ہمرہان مصطفی
بن گئے سب شاکر فیض زبان مصطفی	خلق پر ظاہر ہوا معجز بیان مصطفی

کہتے تھے بے حکم شہ بارش ہو کیا امکان ہے آج

ابر نے جب حکم پایا چشم و سر سے تھا دوان	ایک قطرہ بھی نہ برسایا سوائے کاروان
بے خبر تھے ابر کے آنے سے اوسی یک جہان	ابر رحمت نے کیا تھا معجزہ شہ کا عیان

اوس زبان شاہ پر علام دل قربان ہے آج

تمت

معجزۂ شق القمر و رد الشمس

ہی برق طبع کو گردون پہ آج جولانی — ہوئی ہی صاف شب فکر جس سے نورانی
بشکل آئینہ خورشید کو ہے حیرانی — قمر ہے آگے مرے محو چرخ گردانی

دل سپہر ستارون سے میرے شق ہوجائے
یہہ میرا رنگ بیان دیکھ رنگ فق ہوجائے

مدیح میرا ہے خورشید برج مطلبی — قمر کے شکل سے روشن ہے اوسکی خوش لقبی
فروغ کون و مکان اور دو جہان کا نبی — ہے جسکا نام مقدس محمد عربی

اوسی کے حکم سے بس گردن فلک خم ہے
اوسی کے حکم پہ گردش مین ماہ پیہم ہے

فروغ شمس و قمر ہے وہ معدن انوار — وہ نور چرخ و ضیا بخش ثابت و سیار
تجلی رخ انور سے منفعل ہے نار — نجوم صورت اسپند ہو رہے ہین نثار

وہ ہمسری کے اگر زعم سے مخاطب ہو
گرے فلک سے قمر شکل نجم ثاقب ہو

اوسیکے نور سے روشن ہر اک شبستان ہے — اوسیکے نور سے ہر دل مین نور ایمان ہے
اوسیکے نور سے گردون پہ مہر رخشان ہے — اوسیکے نور سے پر نور ماہ تابان ہے

اوسیکے نور سے عرش برین منور ہے
اوسیکے بو سے گل گلستان معطر ہے

عجب نہین کہ قلم شکل شمع روشن ہو — بیان نور نبی سنکے صبح روشن ہو

خیال چشم منور سے دمع روشن ہو | جس انجمن میں کرو ذکر جمع روشن ہو

بسوائے نور پیمبر نہیں فروغ کبھی
نہ سمجھینگے اسے روشندلان دروغ کبھی

قدم سے اوسکے مشرف جو بن گئی ہی خاک | کرینگے رشک نہ کیونکر زمین سے افلاک
جو مہر ہووے مقابل تو ہو گہن سے ہلاک | قمر بھی جون گل مہتاب ہو گریبان چاک

جون شمع طور شرارہ ہے اوسکے گلخن کا
چراغ وادی ایمن ہے سرو گلشن کا

قیامت آج بپا مین سخن مین کرتا ہون | مین جمع سحر کو چاہ دہن مین کرتا ہون
ہر ایک غنچہ کو گل اب چمن مین کرتا ہون | مین رخنہ سینہ در عدن مین کرتا ہون

یہہ معجزہ مرا طبعی ہے دیکھ لے جو سپہر
رکھیگا سر خط فرمان پہ مثل ماہ و مہر

اگر ہو کوئی ابو جہل سا جہالت سے | بنا رہے کوئی منکر اگر حماقت سے
بھٹک چلے کوئی گمرہ رہ ہدایت سے | دلیل فلسفی لائے کوئی سفاہت سے

ابھی کرون اوسے قایل جھکا ہی دون گردن
نگون رہے سر سرکش مثال چرخ کہن

بیان کیا جو علی نے حدیث بالتحقیق | اوسی حدیث کی ابن عمر نے کی تصدیق
انس نے کی ہے روایت اوسے بصد تدقیق | اوسیکی پہر ابن مسعود پا چکا توفیق

زبیر اور حذیفہ اور ابن عم رسول
اور ایک جمع کثیر صحابۂ مقبول

بیان کیا ہے اونھون نے رسول ہر دوسرا
ہوے مقیم وہان باصحابۂ کبرے
جو حج سے لوٹ کے آئی سوی مقام منا
وہ شب تھی بدر کی تھا پر فضا بہت صحرا

اوس انجمن مین تھے اصحاب گرد اوس شہ کے
ہجوم انجم واختر تھا گرد اوس مہ کے

ولید اور ابوجہل اور بن وایل
یکایک آکے وہ کفار سب ہوے حایل
اور ابن حارث و اسود بھی اونمین تھے شامل
جناب سرور طاہر سے یون ہوے سایل

تو گر نبی ہے ہمارا سوال کر پورا
دکھا کے معجزہ اپنا کمال کر پورا

یہودی ایک تھا اون کا فرونکا ہو رہبر
نبی سے کہیو اسدم سوال شق قمر
کہا چلے نہ کبھو سحر اوج گردون پر
کہ معجزے سے تو اس چاند کو دو ٹکڑے کر

ادا سوال جو ہوگا تو لاینگے ایمان
کرینگے ترک بتون کو ہم اپنے سب اس آن

وگرنہ تجھکو ابھی ہم ہلاک کرتے ہین
ترے رفیقون کو اندوہناک کرتے ہین
ترا شکم اسی خنجر سے چاک کرتے ہین
بتون کے واسطے تجھسے تپاک کرتے ہین

ہزار سحر ہوا اوسکا عمل زمین پر ہے

اثر نہ اوسکا کبھی اس مہ مبین پہ رہے

نبی جو منتظر حکم رب اکبر تھے
پھر اپنے عزم سے سرعت مین سارے گہر تھے

صحابہ فکر مین اس واقعہ سے اکثر تھے
اور اقربا ے نبی ترسناک یکسر تھے

نزول وحی کے آثار ہوگئے ظاہر
پیام لیکے ہوے جبرئیل وان حاضر

بہت ادب سے بجالاے شاہ کو تسلیم
سزاے رتبہ سرور اونہون نے کی تعظیم

کہا ہوا ہون مین حاضر بحکم ذات قدیم
کہا ہے حق نے صلوۃ وسلام یا ذکریم

کہا کہ حجت پیغمبری صفا کردو
ان اشقیا کا سوال آج تم ادا کردو

تمہارے واسطے افلاک کو کیا پیدا
اس آب وباد اور اس خاک کو کیا پیدا

شرر سے آتش بیباک کو کیا پیدا
اونہین سے نخل و گل و تاک کو کیا پیدا

یہہ ماہ و مہر تمہارے ہین حکم کے منقاد
رہینگے کون و مکان کیون نہ تابع ارشاد

جو حکم دو تو فلک پر یہہ ماہ شق ہوجاے
کہ جس سے رنگ رخ کافران بھی فق ہوجاے

دکہاے اونہین اعجاز تا قلق ہوجاے
ہو جسکا جوہر قابل وہ سوے حق ہوجاے

تمہارے پلہ پہ حق ہو تو کیا تامل ہو
جو چاہے حق تو ابھی خار صورت گل ہو

ہوئے جو وحی سے فارغ اوٹھا کے سر کو شتاب
دو ٹکڑے ہو ابھی گر حکم سے مرے مہتاب
کہا نبی نے وہان کافرون سے کرکے خطاب
تو کیا کروگے مرے دین کو تم بدل ایجاب

کہا اونہون نے بجان یہہ قبول ہمکو ہے سب
دکھاؤ معجزہ شق قمر کا جلد تم اب

وہین اشارہ نبی نے کیا بحکم خدا
ابو قبیس پہ اک پارہ اوسکا آکے گرا
فقط تھی دیر اشارے کی مہ دو ٹکڑے ہوا
بھی قیقعان پہ گرا ٹکڑا دوسرا اوسکا

کہا نبی نے جسے دیکھنا یہہ ہو مطلوب
وہ تاک تاک کے شق قمر کو دیکھے خوب

یہہ دیکھہ معجزہ سب ہیچ واس تھے کفار
کیا یہودی نے اوس معجزے کا تب اقرار
زبان کو اونکے نہ باقی تھی طاقت گفتار
نبی پہ لاکے وہ ایمان بنگیا دیندار

اوچھل کے بولا ابوجہل یہہ بھی جادو تھا
نہ کیون کہیگا یہ وہ ایک مرد بدخو تھا

دو ٹکڑے چاند کے جاکر ہوئے فلک پہ بہم
روان بحالت اصلی قمر ہوا پیہم
ہوئے بصورت جوزا دو پیکر ہمدم
اشارہ تھا یہ قدرت کا وہ خدا کی قسم

دل و زبان سے جو منکر تھا اوسکا کافر تھا
چھپا نہین تھا کچھہ یہ حال سب پہ ظاہر تھا

مدبر اور خرد مند زمرۂ اشرار
یہہ بولے ہمکو نہ جانو ابھی سے ہی انکار

جو دیکھا آنکھوں سے اس بات میں ہے کیا تکرار　　معاہدہ کے خلاف اب نہ تم کرو اصرار

چلو کہ اور بھی دریافت کر کے آئینگے
تو صدق و کذب کو اس معجزے کے پائینگے

یہہ سنکے بولا ابوجہل آہ واویلا　　مین سمجھا تمکو ابوکبشہ نے یہہ سحر کیا
جو تم سے لوگونکو پھیر اوسنے اپنے دم مین لیا　　کہ اوسکے سحر کو ہی تمنے معجزہ جانا

قسم مین کرتا ہون بت کی نہین وہ پیغمبر
یقین جانو مین کہتا ہون ہے وہ جادوگر

وہان سے شرذمۂ کفر بدسیر نکلا　　نبی سے ہوکے پشیمان ہر بشر نکلا
نہین تھی کہ جیسے گھر اپنے لوٹ کر نکلا　　جسے ضرور تھی تحقیق دربدر نکلا

جو دور دور سے مکے مین قافلے آئے
تو مشرکین عرب اون سے پوچھنے آئے

وہ کہتے تھے کہ شب بدر ہم تھے سر راہ　　دو ٹکڑے چاند ہوا دیکھا ہمنے تھا واللہ
یہہ کاروان بھی ہمارا ہے اس سخن پہ گواہ　　یہہ قافلے مین نہین کوئی جو نہین آگاہ

اسی طرح سے مسافر بیان کرتے تھے
اسی کو غائب و حاضر بیان کرتے تھے

ہوا تھا مکے مین بوجہل افرا شرار　　اونہین دنون مین بنا تھا قریش کا سردار
جو ابن اخت تھے ابوجہل کے ستہ ابرار　　اسی لئے تھا نبوت سے اونکے اوسکو عار

زیادہ سب سے نبی کا عدو رہا بنکر
ہمیشہ شاہ سے وہ زشت خو رہا بنکر

دکھاتے معجزے اکثر تھے پر تھا قایل
کلام حق پہ وہ ہرگز نہین ہوا مایل
نبی سے معرکۂ بدر مین ہوا حایل
موا وہ حربۂ دین مبین سے ہو گھایل

سنا جو شاہ نے حال اوسکے زشت قسمت کا
کہا ہے کہ یہ فرعون تھا اس امت کا

اونہین دنون مین ملیبار مین تھا اک راجا
وہ دین رکھتا تھا آگے سے بت پرستونکا
عرب جہازون پہ آتے تھے کرکے عزم اوس جا
ذریعہ اونکی تجارت کا اسجگہ پر تھا

کیا عرب نے جو شق القمر کا حال بیان
تو کافرون پہ ہوا شاہ کا کمال عیان

یہہ رفتہ رفتہ خبر پہنچی جبکہ راجا کو
وہین بلایا سبھی تاجران بطحا کو
بٹھا کے سامنے اوس نے عرب کے سکنا کو
کیا جو جمع سبھی شہر کے رعایا کو

عرب سے شق قمر کا سوال کرنے لگا
صدف کو سمع کے دُر بیان سے بھرنے لگا

بیان معجزۂ شاہ سن چکا جو تمام
بلا کے اوس نے منجم سے یہہ کیا ہی کلام
تم اپنی پوتھی کو کھولو کہ مجھکو اوس سے کام
قمر ہوا تہا دو ٹکڑے کبھی کروا علام

فلک پہ حکم بشر چل سکے نہین ممکن

ہو صدق و کذب عیاں اوسکا مجھپہ آجکے دن

تلاش کرنے لگے روزنامۂ تنجیم — نکالی صاف وہ تاریخ ڈہونڈکر تقویم
کہ جسمین شق قمر کا بیان تھا ترقیم — مگر کسی نے نہ اوسکی سبب کی تفہیم

وہ بولے شق قمر کا بیان پھر اہل نجوم
کہ جس سے راستی معجزہ ہوی معلوم

چڑہا عروج ہدایت پہ اختر راجا — بشکل گل تھا کھلا بخت خوشتر راجا
بسان خضر بنا بخت رہبر راجا — دلیل راہ ہوا صاف دفتر راجا

سعید جو ازلی ہو سعادت اوسکو ہی
نصیب جسکے ہو ایمان ہدایت اوسکو ہی

کہا یہ راجہ نے تب لا الہ الا اللہ — نبی ہے راستی محمد رسول عالیجاہ
مین دل سے لایا ہون ایمان خدا ہے میرا گواہ — کرے پرستش بت وہ جو ہو رہے گمراہ

یہہ کہکے ہوگیا اسلام سے مشرف وہ
نبی کے پاس تھا اکرام سے مشرف وہ

پڑہی ہو جسنے طیبار کی کبھو تاریخ — جو اس دیار مین اشہری کو بکو تاریخ
دلون مین کرتی ہے ایمان کا نمو تاریخ — نہ کیون بنائیگی بدخو کو نیکخو تاریخ

جو دیکھے اوسکو کرے اس کلام کی تصدیق
یہہ معجزہ وہی ملنے کہ جسکو ہو توفیق

سراپای رسول انام

گردون پہ میرا اختر فکر رسا ہی آج
ظلمت کا رنگ پیش نظر مٹ گیا ہی آج

دلمین مرے بھرا ہوا نور ضیا ہی آج
دفتر خدائی کا مرے آگے کھلا ہی آج

پروین خوشہ چین مرے خرمن کا بنگیا
خورشید صاف گل مرے گلخن کا بنگیا

موسی ہین غش مین آج تجلی طور ہے
خورشید چرخ طالب نور حضور ہے

عیسی کو شوق دید مین ہر دم سرور ہے
عالم تمام مطلع اشراق و نور ہے

نور محمدی ہوا عالم مین جلوہ گر
کونین جسکے جلوے کے رہتے تھے منتظر

آدم کو انتظار تھا جسکے ظہور کا
رتبہ تھا جسکے آگے سلیمان کو مور کا

دہوکا ہوا کلیم کو جس شمع طور کا
وہ نور عین عرش کا ہے اور حور کا

آخر سب انبیا کے اگرچہ ظہور ہے
ظاہر ہوا جو پہلے محمد کا نور ہے

ہو سب سے پہلے اے نبی آخر الزمان
جلوہ تمہارا اول و آخر مین ہے عیان

تم آفتاب برج نبوت ہو بے گمان — تم مظہر ائمہ ہو کرون اور کیا بیان

نورِ جبین سے کیون نہ مٹے زنگ کفر کا
وہ مصقلہ ہی جس سے کٹے زنگ کفر کا

میرے سوای عکس نبی کون اب اوٹھاے — اور دلکے آئینے کو مصفا بنا کے لاے
جب قوتِ مصورہ میرا وہ دیکھہ پاے — بہزاد کیون نہ میرے مرقع سے رشک کھاے

تصویر جو کھنچی ہے مرقع مین علم کے
مرآت دل پہ عکس نہ کیون اُسکا لیجیے

وحدت کے عکس سے ہوا کثرت کا سب ظہور — خاکا اوٹھا نہ بنگیا انگارہ اوسکا نور
حیرت کا آئینہ ہے نبی صاف چشم حور — حسرت کا دم نہ بھریگا نہ کیون اوسکے آگے طور

دم بھر اگر تجلی کا مظہر بنے سپہر
مانند طور سرمہ کرے چشمِ ماہ و مہر

ہی عزم یہہ کہ وصف قدِ دلربا کرون — مین اپنی راستی کا نہ کیون دم بھرا کرون
لکہون الف جو اوسکو قیامت بپا کرون — آزاد سرو قدون کو ہر دم کیا کرون

شمشاد پا بگل ہے خجالت سے باغ مین
منسوب طول قد ہی حماقت سے باغ مین

بالا ہی وصف قد نہی قیل و قال سے — آزاد شکل سرو ہی میرے خیال سے
شمشاد کو سون دور ہی اوسکے مثال سے — تشبیہ اوسکی کیسی ہو نخل و نہال سے

کیون مدحِ قامت آرزوانِ شائقون کی ہی
آہو کے شاخ پہ تو برات عاشقون کی ہی

دستار سے نہو نترے اک تارِ تاجِ شاہ — ہر چند لعل و زر سے مرصع رہے کلاہ
جوہر جواہرون کا عرض ہی کہ خاکِ راہ — یا سامنے ضیا کے ہی اوسکے یہہ روسیاہ

سرپیچ کھائے بوتہ مین زرتار کا ابھی
کھلجائے قلعی سلمہ و مقیش کی سبھی

یکسر جو سر کو خود سے وہ شہ سنوار لے — دو چار خود سرون کے سر اوسدم اوتار لے
ششدر رہو چرخ باگ جو وہ شہسوار لے — پھر کون ہفت ہشت سے میدان مار لے

دیکھے کبھو غضب کی نظر سے جو اوسکو شاہ
اوڑ جائے ترکِ چرخ کے سر سے وہین کلاہ

سر دفترِ ازل ہی تو اے سرورِ زمان — سرتاجِ انبیائے سلف افسران
ہی آگے سرنگون ترے سرتاسرکشان — بالراس عین تجھسے ہی خم فرق فرقدان

بحرِ احد مین سر ترا دُرِّ یتیم ہے

منضم احد سے در جو ہے احمد کا میم ہے

راس و ذنب کو ناز سرِ چرخ ہے مگر
اوس سر پہ چرخ زن ہی فلک سے سر بسر

ہر دم نثار کرتے ہین سر فرق پاک پر
بہرِ نثار رات مین انجم کے لے گہر

یہہ سر وہ سر ہے جسنے عیان سرِ حق کیا
ایماء ابروان سنے سرِ ماہ شق کیا

روشن جبین پاک سے ہی چرخ پر قمر
برجِ شرف کا مہر کہون اوسکو یا سحر

ہے خیرہ دیکھہ اوسکو مہ و مہر کی نظر
حق وہ ہے نورِ خالق اکبر کہون اگر

جلوہ ہے نورِ حق کا نبی کے ظہور سے
عالم تمام بھر گیا ایمان کے نور سے

اوس روئے مصحفی کا سرنامہ ہی جبین
ناظر ہین مردمک سے پے حفظِ حقوق دین

ابرو ہے خط بسملہ مد کشیدہ چین
وہ گوش حق نیوش نبی کے ہین سامعین

منظور جسکو مس ہو یہہ اوسکو چہنائے
ہاتون کو جان سے دہو کے وضو کر کے آئیے

تشبیہ مہرِ چرخ کو لوحِ جبین سے کیا
روشن نہین ہی وہ ترے نقش نگین سے کیا

اِس نار کو مناسبت اوس نورِ دین سے کیا
خادم کو ہمسری ہو شہ مرسلین سے کیا

ہمرنگ تیرے رخ کا ہو خور کیا مجال ہے
ذرّہ اوس آفتاب کا ہونا محال ہے

روشن سبق رہے میرا عین الیقین سے اب
ہو صادِ چشم شعر پہ گر حورِ عین سے اب
تا ضو مین صرفِ نحو ہون طرزِ بہین سے اب
لے لون مین باج چشم غزالانِ چین سے اب

گر چشم لطف سے نظرِ التفات ہو
ہر فردِ امت آپکا عین القضات ہو

ہمچشمِ چشمِ چشمۂ خورشید کب رہے
چشمِ نبی کے رشک سے بس تاب و تب رہے
کیا آبرو ہو اوسکی وہ بے آب جب رہے
مہرِ نبی نہو تو اسیرِ غضب رہے

ہی نورِ چشم شمس و قمر چشم پاک سے
پر چشم پاک کو نہین نسبت ہی خاک سے

مژگان کو مین نے ناوک و خنجر کہا تو کیا
چشمون کو مہر و چشمۂ کوثر کہا تو کیا
ابرو کو تیغ و صارم و نشتر کہا تو کیا
بینی کو موج و نخلِ صنوبر کہا تو کیا

ان استعارون سے کہین تشبیہ ہوتی ہی
موقع پہ ہو نہ بات تو تنبیہ ہوتی ہے

وصفِ دہن مین لب ہمرا مصری کی ہی ڈلی
قد شاخِ گل تو مینی ہی شب بو کی اک کلی

خوشبو مشام جان ہو ہوا اوسپہ جب چلی | ہی وہ ہوا سموم گر اوس گل کی بو نہ لی

بینی نہین ہے روی منور کے سامنے
طوبیٰ بپا ہے چشمہ کوثر کے سامنے

انگشت مینی ہے تو دو رخ ماہ پارے ہین | اعجاز ہے خدا کا یہہ اوسکے اشارے ہین
یا شمع طور کے یہہ دو مرغ دو شرارے ہین | یا اوج ابہت کے یہہ روشن ستارے ہین

آتش کو رخ سے دیتے ہین نسبت جہان مین سب
پر نور کی ہو نار سے نسبت بہت عجب

دل کا کھلے شگوفہ تو کچھہ بن سکیگی بات | غنچہ کہون دہن کو لبون کو کہون نبات
تنگ شکر کی تیرے دہن پہ ہوی برات | منہ کہون مدح پاک مین کیا میری کائنات

محبوب تجھسا خلق مین شیرین دہن نہین
گلشن مین کوئی طوطی ہی شکر شکن نہین

مرجان کہون عقیق کہون لعل لب کہون | جو کچھہ سنا سو اوسکو مین اب لب لباب کہون
اوس لب کی ہی کلام خدا کو طلب کہون | نسبت لبون کو سنگ سے دینا عجب کہون

عیسی ہو زندہ دل جو ترا لب ذرا ہلے
میرے لئیے بھی ای مرے صاحب بھلا ہلے

دندان کا استعارہ جو گوہر سے مین کرون
ہمرنگ تیرے دانتون کو اختر سے مین کرون

مجروح اوسکے سینے کو نشتر سے مین کرون
ہمسر خزف کو حیف کہ جوہر سے مین کرون

موتی کا سینہ چاک ہی الماس کہانے سے
پرآب ہی ترے لئے آنسو بہانے سے

یٰسین لقب ہو جبکہ شہ مرسلین کا
دندان پہ دانت اوسکے ہے ہر مہ جبین کا

دندانہ دانت کیون نہ ہو یٰسین کے سین کا
پروین لقب ہی اوسکے مگر خوشہ چین کا

وارون مین سلک نجم اگر کہکشان رہے
نیسان بہی صدقے ہو وہ اگر دُرفشان رہے

چاہِ ذقن تو چشمۂ آبِ حیات ہے
اوس چاہ سے جو دور ہو اوسکو ممات ہے

اور خط سبز جون خضر خوش صفات ہے
دل زندہ اوسکے چاہ مین بس مانون بات ہے

ظلمات ریش پاک کو کہنا سزا نہین
بولون سوادِ چشم اوسے کب بجا نہین

عارض سکندر آپکا اور خضر سبز خط
قرأت مین سورہ نور کا کرتا ہون نے غلط

یا ریش ہے ہلال تو رخ مہر کے نمط
ہر شعر مدح رخ مین تو تفسیر ہے غلط

رخ مصحفی ہے ریش حروف سیاہ ہین

حق کا کلام ریش و رخ دین پناہ ہین

ای سید رسل ید اقدس ترے خضاب
لکھون وہ دست بستہ مضامین دستیاب

جب ہاتون ہات دین مجھے تائید لاجواب
جو چومین میرے ہاتون کو یکدست شیخ و شاب

وا دست وست حق کہ بدار ی بکار دست
وارد و گرنہ بہتر ازین پشت خار دست

بیعت مین جانتے ہین ید اللہ تیرا ہات
یکدست تیرے ہات ہے تقدیر کائنات

کیون کر بشر کا ہات ہو یہ دست خوش صفات
واللہ عیان ہے صاف سر دست اسم ذات

آسان ہے کیا مصافحہ روح الامین کو
بیعت کا شوق دل سے ہی جب مرسلین کو

پنجے سے جان بچانا ہی مرجان کو اب محال
چاہے جو دست بوس حنا ہووے پایمال

ہی سوز نار رشک سے جلکر چنار لال
گر رنگ ہات تیرے تو ناخن ہین عین ہلال

گویا شفق سے صاف نمود ہلال ہے
پر ماہتاب کب ترے نک کے مثال ہے

انوار حق کا گنج وہ سینہ ہی خوش نہاد
صدرا کا درس دے مجھے اسے میرا وستاد

مضمون شمس بازغہ مین نے کیا ہے یاد
تا سورہ شرح صدر کا پڑھنے سے دل ہو شاد

ہے سینہ یا خزینہ اسرارِ حق ہے وہ
روشن ہی صاف مطلعِ انوارِ حق ہے وہ

وہ مہر پشت پر جو نبوت کی ہے سند
اوس مہرِ پاک سے رہا کفار کو حسد

کیا آپکو وثیقہ ہے منجانبِ صمد
آنکھیں چرائیں جسنے سو اوسکو ہوا رمد

آگے خدا کے خط وہ ضمانت کا ہمکو بس
محضر وہ عاصیوں کے شفاعت کا ہمکو بس

ہر دم شکم غذائے قناعت سے سیر ہے
کب پیروی کے واسطے اُمت کو دیر ہے

انوارِ کبریا کا دہرا اوسمیں ڈہیر ہے
ہر کلب تیرے کوچہ کا مانندِ شیر ہے

تھا خوف کچھ ہی گرسنگی سے نہ پیاس سے
ہر دم لگائے رہتے تھے لو ربِ ناس سے

نافِ زمین ہے کعبہ کمر ہے میانِ تن
خیر الامور اوسطہا کا ہی ہے وطن

مسجود ہی کمر تری اے قبلۂ زمن
جیسی کمر لطیف ہی ویسا ہی ہے وہ تن

ایسی کمر کو بوئے گلِ تر کہوں بجا
یا تن کے آئینے کا ہے جوہر کہوں بجا

نسبت کمر کی بال سے ہوگی وبالِ جان
کہلاؤں تا نہ موئے دماغِ سخنوران

موہے سترونی وہ میری روح اور روان ۔۔ جو ہے بسانِ رشتۂ جانِ نازک و نہان

یہہ مظہرِ قدم کی کمر ہے عدم نہین
عنقا کا اِس کمر سے تقابل بہم نہین

تیرے قدم کے فیض سے عالم ہے پایدار ۔۔ عرشِ برین کا پایہ ہی جس پاسے استوار
چشمِ فلک کا سرمہ ہی جس پاؤن کا غبار ۔۔ کیونکر ہلال ہووے نہ تیرار کا بدار

سعدین کا قران ہی ترے ساعدین سے
تیرے قدم تھے راہِ خدا مین نہ چین سے

رفتار تیری کبک دری دیکھہ بہولا چال ۔۔ تجھسے ہوا ہو پیش ہوس اوسکی ہی محال
ہو تجھسے ہمقدم جو مہ و مہر ہو زوال ۔۔ چھوڑیگا کجروی کو ترے آگے بدخصال

ہی کون آگے تیرے اے نورِ خدا چلے
بس ہمقدم فقط ترے حکمِ خدا چلے

اسرار کشف ہون جو سمجین چار آئینہ ۔۔ کس منھہ پہ ہوگا آپ سے دوچار آئینہ
پارہ ہو اضطراب سے ہر بار آئینہ ۔۔ ہوگا صفاے رخ سے دل افگار آئینہ

آئینہ دار کیون نہ سکندر بنا رہے
جمشید جام ہاتھہ مین لیکر کھڑا رہے

گر بہ تمھارے رعب سے شیر ژیان بنے رستم ہو زال زال زنِ ناتوان سے بنے	آگے تمھارے مورچہ پیلِ دمان بنے اسفندیار روئین تن آب روان بنے

سنگین دلون کا رعب سے بس زہرآب ہو
جو آئے ظل لطف مین وہ بہرہ یاب ہو

شہ کے قدم پہ آنکھونکو اپنے ملا کرون پاؤن جو مین قدم کو تو بوسے لیا کرون	علام جان و دل کو مین اونپر فدا کرون خاک قدم کو آنکھونکا سرمہ کیا کرون

دنیا مین لطف شاہ سے حاصل مراد ہو
محشر مین اونکے قرب سے دل میرا شاد ہو

تمت



شفاعت نامہ

دل چاہتا ہی نوک زبان کو علم کرون
اور کلک و زبان کو بھی تیغ دودم کرون
شاہنشہ زمان کا بیان جشم کرون
ہر حرف سے مین حشر بپا یکقلم کرون

جب ہو لواے حمد پیمبر کے ہات مین
پھر کیون نہ فتح باب شفاعت ہو بات مین

نامے مین میرے ثبت حروف سیاہ ہین
مذکور معصیت ہے برنگ گناہ مین
یا عاصیون کے دل کے یہہ سب دود آہ ہین
ذکر سواد اعظم امت پناہ ہین

مت جائین کیون نہ ابر مراحم کے سامنے
کیا مال ہین یہہ اونکے مکارم کے سامنے

گر کوہ ہی گناہ تو آگے ہی تیرے کاہ
امت کے عاصیونکا تو ماوا ہی اور پناہ
محشر مین عاصیون کے لئے ہی تو خضر راہ
خالق کے آگے تجھکو ہی حاصل ہی عز و جاہ

مقدور کسکو ہے کہ شفاعت کا دم بھرے
وہ کون ہی ہمارے حمایت کا دم بھرے

محشر مین ہوگا جب بنی آدم کا اژدھام
اور جلوہ گر جلال سے ہو خالق انام
تھرائین خوف خالق اکبر سے خاص و عام
خواہان لبشر رہینگے تو مقل کے لاکلام

دہونڈینگے پہلے آدم ذی احترام کو
پاوینگے اضطراب مین اوس نیکنام کو

یہہ التجا کرینگے وہین ای ابو البشر
پیش خدا ہماری شفاعت تو چلکے کر
ہم بے حواس قہر خدا سے ہین سربسر
تو اول البشر ہے تو ہی خلق کا پدر

ہمکو ترے سوا کہین چارہ نہین ہے اب
تیرے سوا کوئی سہارا نہین ہے اب

آدم یہہ بات سنتے ہی گریان ہو زار زار
پر کیا کرون کہ کام سے اپنے ہون شرمسار
بولینگے اضطرار سے ہی ولیہ ہیرے بار
گندم کو کہا کے حق کا بنا ہون گناہگار

طاقت نہین ہے آگے خدا کے مین جاسکون
قہر و غضب سے رب کے مین ہمکو بچا سکون

جاوینگے سوے نوح بشر اونکے پاس سے
تائید کی امید پہ اوس حق شناس سے
ہمدم بہینگے رنج سے حیران و یاس سے
محو تلاش پہرتے رہینگے ہراس سے

ہوگی تسلی پاسینگے جو وقت نوح کو
ہوگا سرور سارے خلائق کے روح کو

سب یہہ کہینگے اونسے ہو تم سب مین ممتثل
دیا ہے بو البشر سے ہم آئے ہین پا بغل
پاتے نہین ہین ہم کوئی یان آپکا بدل
بے بہرہ ہمکو رکہنا تعجب کا ہے محل

آگے خدا کے چلئے شفاعت کے واسطے
رنجہ قدم کو کیجے اعانت کے واسطے

اوسوقت نوح سے کہینگے لغزش وہ کرکے یاد
امت کو بد دعا سے بہی کی اونسے نامراد
باوصف کفر کہا جو کنعان سے اتحاد
بیٹہینگے انفعال سے اوسدم وہ خوش نہاد
آگے خدا کے جائے کب ایسا گناہ ہگار
کسطرح سے ہوا وسکو شفاعت کا اختیار

پہر وان سے لوگ سوئے خلیل خدا چلین
جہان کے طرح جانب مہمان سرا چلین
گلزار پر بصورت باد صبا چلین
پہر جستجو مین اونکے بسر ورضا چلین
پائینگے ڈہونڈ ہتے مہمان نواز کو
ٹہرائینگے شفیع اوسی سرفراز کو

بولینگے خلق سہل ہے دشوار آپکو
خلق خدا سمجہتی ہے سردار آپکو
آتش دہکتی ہوگئی گلزار آپ کو
ٹہرا چکی ہے آج مددگار آپ کو
یہہ عرض ہی کہ آج مدد کیجیو ہمین
قہر وغضب سے رب کے بچا لیجیو ہمین

غرق عرق خلیل ہون سن سنکے یہہ کلام
بولینگے متہم ہون نہین ہی یہہ میرا کام
دل کو جلا کے سوز ندامت سے وہ امام
دفتر مین کاذبون کے ہوا درج میرا نام
کس منہ سے سب کے سامنے مین عرض کر سکون
بہتر یہی ہے اپنا سا منہ لیکے چپ رہون

یہہ سنکے نا امید چلینگے سبہی بشر
پائین کلیم کو تو کہین ہات چوم کر
موسی کے جستجو مین بہت ہو کے دربدر
اسوقت التجا یہہ ہماری ہے خوش بسر

تجھ در پہ داد خواہ اب تیرے پاس لگے ہین
دریا سے خوف اپنے دلوان مین سماتے ہین

ذی رتبہ تم ہو رب سے سدا ہمکلام ہو — سب انبیا مین تم تو بڑے نیکنام ہو
تم صاحب کتاب ہو ذی احترام ہو — اولاد اسرائیل کے تم ہی امام ہو

تم اوج افتخار کے ماہ منیر ہو
ہم بیکسون کے واسطے تم دستگیر ہو

سنکر ستایش اپنی بہت رو دینگے کلیم — بولینگے صاحبو کہ مین ہون مجرم قدیم
قاتل ہون ایک بندے کا اوسکا ہی مجھکو بیم — مین قابل قصاص ہون بخشے مجھے کریم

نادم ہون منفعل ہون بہت شرمسار ہون
درگاہ حق سے عفو کا امیدوار ہون

کسطرح آگے خالق اکبر کے جاؤن مین — کیا عذر اپنے جرم کا اوسکو بتاؤن مین
مجرم ہون مجرمون کو بھلا کیا بچاؤن مین — امکان نہین ہی یہہ کہ زبان کو ہلاؤنین

روح قدس مسیح سے اوس پاس جائیو
آگے خدا کے تم اوسے شافع بنائیو

موسیٰ کے جب کلام ہوگا اونہین سرور — تلاش مین مسیح کے نکلینگے دور دور
دکھلائی دیگا دور سے جب اونکے رخ کا نور — بولینگے مرحبا بک یا سید الغیور

اوس شمع رخ پہ جانکو پتنگا کرینگے وہ
قدمون پہ اونکے اپنے سرون کو دہرینگے وہ

پوچھینگے تب مسیح سبب اضطرار کا
ظاہر کرینگے حال دل بیقرار کا

بتلائینگے وہ غم جو تعلق جہان کا
مجروح سینہ ہوگیا [illegible]

بولینگے تم رسول ہو امداد اب کرو
اس وقت کبریا سے شفاعت طلب کرو

یہہ سنکے اضطرار سے روئینگے تب مسیح
دریائے غم مین دل کو ڈبوئینگے تب مسیح

منہہ اپنا اشک چشم سے دہوئینگے تب مسیح
آنسو سے اپنے موتی پروئینگے تب مسیح

کرکے خطاب بولینگے ای صاحبو سنو
احوال زار سے میرے تم اپنا سر دہنو

مریم کو متہم کسی بچار سے کیا
مجھسے جو کچھہ کیا وہ سب انکار سے کیا

امت نے دربدر اونہین گہربار سے کیا
پہر قصد قتل میرے لئے دار سے کیا

فضل خدا نے صدمے سے اونکے بچالیا
پہر چرخ چار مین میرا مسکن بنادیا

خالق کو میرے باپ ہی میرا بنادیا
اصل کلام کو میرے بالکل چہپادیا

بیٹا خدا کا بندے کو لکھکر دکھادیا
یکسر خلاف ترجمہ اوسکا سنادیا

شرمندہ کردیا مجھے خالق کے سامنے
رسوا بنادیا میرے رازق کے سامنے

لرزہ ہے تن مین اور دل وجان بیقرار ہین
اجزائے خاک تاب سے ہر رنگ زار ہین

طاقت نہین ہے چلنے کی پا میرے زار ہین
وہ جا سکینگے جو کوئی مرکب سوار ہین

سستی سے میرے ڈرکے میرا دل تنگ ہے
سمجھو نہ زینہار کہ یہ عذر لنگ ہے

رہوار کوئی تیز میسر نہین مجھے
جز سید الرسل کے مقتدر نہین مجھے
اور مرکب براق تو خوگر نہین مجھے
موجود اس جگہہ کہین استر نہین مجھے

جاؤن جو اس گدھے پہ تو تشہیر ہوگی اب
تہمت ولد کی ہوگی تو تکفیر ہوگی اب

سید تو مین نہین شرف المرسلین نہین
گمنام ہے وہ نام جو نقش نگین نہین
مین بندہ ضعیف ہون سردار دین نہین
ہمپایہ احمد عربی کا کہین نہین

یہہ روز روز اوسکا ہے چلتے ہو اب چلو
چاہو شفاعت اوسکے او ٹہو ملکے سب چلو

سنکر یہہ لوگ نکلینگے یاں واکے واسطے
مسند نشین عرش معلا کے واسطے
تلاش کرتے جاوینگے ملجا کے واسطے
جیون تشنہ کام آب مصفا کے واسطے

پاوینگے جبکہ اوس نبی مشرقین کو
بالاے راس عین رکہینگے قدمون پہ عین کو

بولینگے یا نبی نہین طاقت ہے ہم مین تاب
اور آتش عذاب سے دل جلکے ہین کباب
نیزے پہ آگیا ہے قیامت کا آفتاب
میزان دہرا ہے ہوتا ہے اعمال کا حساب

عصیان کثیر ثبت ہین اعمال نامون مین
نیکی بہت قلیل رہی اپنے کامون مین

سامان ہو چکے ہیں عذاب الیم کے
کوزے بھرے دھرے ہیں سب آب حمیم کے
[illegible] آپ پہونچے ہیں نار جحیم کے
آثار سب [illegible] ہیں قہر عظیم کے

دوزخ پہ پل صراط ہے باریک تیغ سے
ہم دیکھتے ہیں اوسکو کمال دریغ سے

ہم سے اگر سوال ہو اب کیا جواب دیں
قدھے عقب سے لانہ عمل کی کتاب دیں
نیکی ہے کم گناہ بہت کیا حساب دیں
سب کی طرف سے آپ ہی اب سدم جواب دیں

پاتے ہیں رب کو ہم تو نہایت جلال [illegible]
اپنا نتیجہ کیا ہو نہیں کچھ خیال [illegible]

دیجیے تسلی آئے ہیں ہم اب ہراس سے
جائیں کہاں چلائیں جو آپ اپنے پاس سے
بر لائیے امید پریشان [illegible] یاس سے
بخشائیے گناہ سبھی [illegible] سے

وعدہ کیا تھا حق نے جو اوسکو ادا کرے
اور درجۂ شفاعت کبرے عطا کرے

نافذ ہو آج آپکا ارشاد یا نبی
محمود کا مقام ہو آباد یا نبی
یعطیک ربک ہے ہمیں یاد یا نبی
عصیان سے غمزدہ ہیں کرو شاد یا نبی

آگے ہمارے سورہ محمد کا ہے کھلا
مامور مغفرت طلبی ہو محمدا

دیکھیں گے شاہ دین سر اقدس کو تب اوٹھا
فرمائینگے اے امت مرحوم مرحبا
پوچھیں گے پھر و لطف سے ہر اک کا ماجرا
گھبراؤ مت کہ خوف نہیں تمکو [illegible]

رب غفور تو نہین وعدہ خلاف ہے
بخشش کا وعدہ حشر کے دن صاف صاف ہے

ہمنے ہر ایک رنج کو راحت بنا لیا
عترت کو اپنے فدیۂ امت بنا لیا

ہر طرح کے الم کو مسرت بنا لیا
ہر طرح سے نقاب شفاعت بنا لیا

تم آل سے ہمارے زیادہ عزیز ہو
جس شے کو دل سے چاہتے ہین ہم وہ چیز ہو

جنت کے کنجیون کو خدا نے عطا کیا
میری رضا مین اپنی رضا کو سنا دیا

امت کے بخشوانیکا عہدہ مجھے ملا
پہر کسکو آج رتبہ بجز میرے ہو بھلا

لیجا کے ساتھ حق سے تمہین بخشواونگا
جنت مین اپنے ساتھ تمہین لیکے جاونگا

پھر لے چلینگے آستیون کو شہ امم
ہوگا لواے حمد کا تب ہات مین علم

گلشن سے جسطرح رہے باد صبا بہم
ستر ہزار سات فرشتونکا ہو حشم

حضرت کے سات امت مرحوم ہو روان
اور اہتمام مین ہون ملک پیش و پس دوان

جاہ و حشم سے جبکہ بعد آن شاہ دین ہین
محمود کے مقام پہ مسند نشین ہین

عرش برین پہ سید ہے طرف جاگزین ہین
سجدے کے واسطے وہین سر بزمین ہین

آتی ندا یہ حق سے کہ اب سر اوٹھائیو
مطلوب ہو جو کچھ تمہین سب کہہ سنائیو

شہ عرض یون کرینگے کہ ای خالق انام
تفویض تھا ازل سے شفاعت کا مجھکو کام
اسدن کے واسطے ہی وہ وعدہ تھا لاکلام
امت کو میرے بخشدے رکھہ مجھکو نیکنام
وعدہ وہ پورا کردے کہ مین سرخرو رہون
میدان رستخیز مین تا راست گو رہون

رحمت کا ہو نزول خدائے عظیم سے
بحر کرم کو جوش ہو ذات قدیم سے
کرکے خطاب اپنے نبی کریم سے
آوے صدا حضور غفور الرّحیم سے
خاطر سے تیرے بخشے ہین سبنے گناہ کو
افزون کیا ہے تیرے لئے عزوجاہ کو

حضرت اُٹھاکے سر وہین شکر وثنا کرین
بیحد سپاس خالق ہر دوسرا کرین
امت کو بخشواکے بہشت اونکی جا کرین
پھر عاجزی سے دوسرا سجدہ ادا کرین
بولینگے اور باقی بہت ہین گناہگار
دیندار ہین پہ نیکی نہین اونمین زینہار

کر فتح باب مغفرت اونکے لئے خدا
وعدہ تبہی ہو پورا جو امت ہو سب رہا
دریائے مغفرت کو وہین جوش ہو ذرا
آئے صدا کہ خلد مکان اونکا ہوگیا
بہر ادائے شکر جھکا ئینگے سر نبی
حمد وثنا کرینگے وہین سربسر نبی

امت کو جب دوبارہ کرین داخل بہشت
پیرو نبی کے کیون نہ رہین مائل بہشت
پیش نظر رہیگی نہ کچھہ حائل بہشت
مسرور ہو رہینگے وہان سائل بہشت

غلمان و حور واسطے خدمت کے آئینگے
فرش حریر قصر جنان مین بچھائینگے

آئین جو لوگ تکر نبی آخر الزمان
بولینگے باقی اور گنہگار ہین یہان

سجدہ کرینگے پھر تب ہر عاصیان
ایمان کے سوا نہین کچھ انمین نیکیان

توحید تیری میرے رسالت کا ہی قرار
پر کوہ معصیت کے ہوئے ہین وہ زیر بار

یارب امید یہہ ہے تو وعدہ وفا کرے
اور مرتبے بہشت مین اونکے سوا کرے

بخشے گناہ اونکے سقر سے رہا کرے
جس بات مین خوش ہون وہ مجھکو عطا کرے

امت کی مغفرت کے لئے ہے یہ التجا
مین اپنی ذات کے لئے کرتا نہین دعا

جدم کرینگے جا کے نبی حق سے یہہ کلام
آئے ندا یہ حق سے تو ہے خلق کا امام

اکبار آوے جوش مین دریا سے فیض عام
مینے کیا ہے آج تجھے نامن انام

مقصود میرا تیرے لئے بس عز و جاہ ہے
میرا جلال میرے سخن پر گواہ ہے

بخشا ہے مینے اب تیرے امت کے سب گناہ
جنت کے سمت اونکے لئے کھولی مینے راہ

پھر ظل عاطفت مین اونہین مینے دی پناہ
بیشک ہی عکس مہر سے تیرے فروغ ماہ

تو ہی حبیب میرا مین محبوب تیرا ہون
طالب تو دل سے میرا مین مطلوب تیرا ہون

اے مومنو نبی نے کہو تمسے کیا کیا
عید الضحیٰ مین فدیۂ امت دیا کیا
ہان اپنی اہل بیت کو تم پر فدا کیا
امت کا ذکر تا دم آخر رکھا کیا

احسان کے عوض تو احسان کرتے ہین
کیا اوسکا بدلہ صاحب ایمان کرتے ہین

اتنا تو ہو کہ جشن ولادت سے خوش بنین
محفل کو شمع نعت سے روشن بنا رکھین
ہر سال روز مولد اقدس خوشی کرین
یہہ بہی نہو تو اوسکے مزاحم نہ ہو رہین

نیکی کا بدلہ کرتے ہو محسن سے یون بدی
لو تیرہوین صدی سے ترہی چودہوین صدی

بعض اوسمین جشن پاک کے منکر کہاتے ہین
اوسکا اسلام مین نہین جائز دکہاتے ہین
میلاد کے سرور کو بدعت بتاتے ہین
آثار کے بزرگی کو باطل سناتے ہین

احسان کا بدلہ ایسا ہی ہوتا ہے صاجو
محسن کشی روا کسی ملت مین ہے کہو

کافر جو بولہب تہا ہی حال اوسکا عیان
کعبے مین جب تہا صرف پرستاری بتان
تبت یدا ابی لہب تہری جسکی شان
اگر ثویبہ کرنے لگی اوس سے یہہ بیان

ہو مژدہ ابن اخ تیرا پیدا ہوا ہی آج
نور خدا جہان مین ہویدا ہوا ہی آج

سنتے ہی اس نوید کے اوسکو ہوی خوشی
دو انگلیون سے اپنے اجازت یہہ اوسنے دی
ممنوع تہا سخن سے پرستش مین وہ شقی
بدلے مین اوس خوشی کے تو آزاد ہوا بھی

آزاد کرکے حکم رضاعت اوسے دیا
اتنا سرور اسکو ولادت کے دن ہوا

ثابت کلام حق سے یہی اوسکا خلود نار
نادم ہوا اپنے کفر سے کہتا یہی بار بار
تارِ سقر سے حال ہے اوسکا بہت نزار
روئے نبی دکھا مجھے ای میرے کردگار

اوسکی غذا ذقوم ہے آب حمیم ہے
تشنہ ہے گرسنہ ہی عذاب الیم ہے

دوشنبہ ہے جو مولد شاہنشہ زمن
اوسدن ہے اون دو انگلیوں سے شیر جوش زن
محفوظ ہے عذاب سے اوس روز اوسکا تن
سیراب اوس سے رہتے ہیں اوسکے لب و دہن

دوشنبہ اوسکے واسطے راحت کا روز ہے
میلاد کی خوشی اوسے بس دل فروز ہے

قرآن مین صاف جسکی مذمت ہوا کرے
دوزخ سے اتنی بات پہ اسکو رہا کرے
پہر تری خوشی جو روز ولادت ادا کرے
سیراب اوسکو شیر سے اوسدن کیا کرے

مومن سے ہو یہہ کام تو پہر کیا نہ دے خدا
دے قصر خلد و حور و حی پاک اوسے خدا

ای مومنو خدا سے ہدایت طلب کرو
اور خاتم الرسل کی حمایت طلب کرو
اس جشن سے تم اپنی سعادت طلب کرو
علّام تم نبی کی شفاعت طلب کرو

حاصل ہمارے مقصد دل شہ سے ہون سبھی
صلّ علی النبی و علی عترت النبی